بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔ اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے — ممالک غیر ۷ روپے — فی پرچہ ۲ / ۱۰

تواریخ اشاعت ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۵ | ۱۶ ظہور ۱۳۳۵ ہش ۔ ۱۶ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ ۱۶ اگست ۱۹۵۶ء | نمبر ۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

ربوہ۔ ۴ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے دس بجے صبح بذریعہ موٹر کار ربوہ سے جابا تشریف لے گئے (یہ مقام تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں تین ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے)

جابہ۔ ۶ اگست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کل رات یکدم بخار ہو گیا۔ رات ٹمپریچر ۱۰۱ تھا۔

جابہ۔ ۷ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے اطلاع مظہر ہے کہ

خدا کے فضل سے بخار اُتر گیا ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ یہ "Sand Fly Fever" ہے۔ جو یہاں مکان کی چھتیں پڑنے کی وجہ سے ہو گیا تھا۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص التزام سے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ ربوہ ۷ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل سارا دن بخار رہا۔ اور معدہ اور انتڑیوں میں بھی تکلیف رہی۔ آج بھی قریباً یہی حال ہے۔ گو عام حالت نسبتاً بہتر ہے۔ ۸ اگست کی اطلاع ہے کہ ابھی تک طبیعت میں کوئی خاص فرق نہیں پیدا ہوا۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ احباب ہر دو محترمین کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

ضروری اعلان

احباب جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں فرداً فرداً اظہارِ عقیدت اور منافقین سے بیزاری کے اظہار پر مشتمل خطوط بھجوا رہے ہیں جس کی وجہ سے احباب کا بھی کافی خرچ ہو رہا ہے۔ اور بہت سا وقت بھی اس ڈاک کو پڑھنے پر صرف ہوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ انفرادی اطلاعات کی بجائے جماعتیں ریزولیوشن پاس کر کے اطلاع بھجوا دیں ہاں یہ ضروری امر ہے کہ اس ریزولیوشن کے نیچے سب متعلق احباب جماعت کے فرداً فرداً دستخط ہوں تاکہ کوئی باہر نہ رہ جائے۔ اس طرح سے سب دوستوں کی طرف سے اطلاع بھی مل جائے گی۔ اور طاقت اور وقت کا بھی نقصان نہیں ہو گا۔

لیکن جن دوست کے پاس اس ضمن میں منافقین کے متعلق کوئی معلومات ہوں وہ بے شک علیحدہ چٹھی کے ذریعہ سے اطلاع بھجوا دیں۔ بلکہ سب ایسے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ایسی اطلاعات سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مطلع کرتے رہیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

احباب جماعتہائے ہندوستان کی خدمت میں ضروری اعلان

احباب کرام نے اخبار بدر کے سابقہ اور زیر اشاعت پرچوں میں منافقین کے فتنہ کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعدد پیغامات اور خطبات ملاحظہ کئے ہیں۔

اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستانی جماعتوں کے متعلق حالیہ فتنہ کے بارہ میں کوئی معین اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ تاہم اس قسم کی فتنہ انگیزیوں کے بُرے نتائج سے محفوظ رہنے اور خلافت حقہ احمدیہ سے اخلاص اور والہانہ محبت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہے کہ ہندوستانی جماعتیں اپنی عقیدت اور خلوص کا اظہار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں اجتماعی طور پر کریں۔ ایسے ریزولیوشن کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کی جائیں۔ نیز اخبار بدر میں اشاعت کے لئے اور نظارت علیا میں بھی بھجوائی جائیں۔

علاوہ ازیں بدینہ والا معاہدہ جس کا ذکر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے پیغام میں فرمایا ہے۔ مخلص احباب جماعت اس کے مطابق تحریر کر کے حضور کی خدمت میں بھیج کریں۔ یہ پیغام بھی اسی پرچہ بدر میں (درج ہے)

[illegible]

آزادی کی دسویں منزل

بھارت کو آزاد ہوئے آج پورے نو سال گذر رہے ہیں۔ ۱۵ اگست سے اس کا دسویں منزل کی طرف قدم بڑھتا ہے۔ یہ تاریخی دن ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس پر پہنچ کر تھوڑی دیر کے لئے ہم اپنے پہلے سفر کا جائزہ لینے اور حصولِ آزادی کے بعد اُسے برقرار و قائم رکھنے کے لئے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کا محاسبہ کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نو سال کی قلیل مدت میں ہمارے ملک نے مختلف پہلوؤں سے غیر معمولی اور خوش کن ترقی کی ہے نہ صرف یہ کہ اس عرصہ میں ہم بہت حد تک اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو گئے ہیں۔ بلکہ بین الاقوامی طور پر ہمارا ملک ایک خاص پوزیشن بنا چکا ہے۔

جہاں تک حکومت کی کوشش اور نیک نیتی کا تعلق ہے۔ ملکی ترقی کے سلسلہ میں ان کی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جا رہا۔ اب ہم بھارت واسیوں کا کام ہے کہ حکومت کے ترقیاتی پروگراموں کو کامیاب بنانے میں زیادہ سے زیادہ حکومت سے تعاون کریں۔ کیونکہ کوئی ملک اس وقت تک حقیقی ترقی اور خوشحالی کا منہ نہیں دیکھ سکتا جب تک کہ اُس کے سارے باشندے ہی اس کے لئے کوشاں نہ ہوں

بہر حال جو کام تو حکومت کا ہے۔ وہ تسلی بخش طور پر ہو رہا ہے۔ اور اس کے خوشکن نتائج بھی ہمارے سامنے ہیں۔ مگر حکومتی پلان کے سوا عوام بھی ملک کی اصل ترقی اور سربلندی میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں بہت سی باتیں قابلِ ذکر ہیں۔ لیکن سر دست ہم صرف تین نہایت ضروری باتوں کی طرف اپنے ہموطنوں کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔

اول یہ کہ نئی پود کو اس طور پر تربیت کرنے کی اشد ضرورت ہے کہ وہ بڑے ہو کر ان ذمہ داریوں کو نبھا سکیں جو اگلے زمانہ میں ان پر ڈالی جانے والی ہیں۔ ضروری ہے کہ طالب علمی کے زمانہ میں ہمارے نونہال ہر قسم کی سیاسی کوششوں سے علیحدہ رہیں کس قدر دکھ ہوتا ہے جب ہم اس قسم کی خبریں سنتے ہیں کہ کسی سیاسی تحریک میں کالجوں اور سکولوں کے طلبہ پیش پیش ہیں۔ حالانکہ ان کی عملی زندگی کا زمانہ ابھی شروع نہیں ہوا۔ اُنہیں تو ابھی آزمودہ کار اور زندگی کے نشیب و فراز سے واقف ہونا ہے۔

پس قبل اس کے کہ وہ کسی منزل پر پہنچیں اُنہیں دوسری باتوں میں اُلجھانا آئندہ قومی ترقی میں رخنہ ڈالنے کے مترادف ہے۔

دوم۔ سینما کی بدعت سے نوجوانوں کو بچا کے رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس وقت صورت حالت یہ ہے کہ نوجوانوں کا زیادہ

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا

پینسٹھواں جلسہ سالانہ

بتاریخ

۱۲ - ۱۳ - ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء

منعقد ہو رہا ہے

احباب خود بھی تشریف لائیں اور دیگر احباب کو بھی ہمراہ لانے کی سعی فرمائیں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر و پرنٹر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

کراچی کی مجلس خدام الاحمدیہ کے پہلے سالانہ اجتماع کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

"آؤ ہم مدینہ والا معاہدہ کریں"

کراچی میں مجلس خدام الاحمدیہ کے پہلے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۱/۵۶ کے لئے جو روح پرور پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ کرم ارسال فرمایا اور اخبار الفضل مجریہ ۸/۵۶ میں شائع ہوا احباب جماعت کی آگاہی اور اس پر فوری طور پر عمل درآمد کرنے کی غرض سے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

نیز واضح ہو کہ اس پیغام کی تعمیل میں کراچی کے جملہ خدام و اطفال نے کھڑے ہو کر مندرجہ ذیل الفاظ میں عہد دہرایا:۔

"ہم خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنی تمام زندگی خلافت کے ساتھ وابستہ رکھیں گے۔ اور کوئی شخص ہمیں اس راستہ سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرے گا ہم اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت بھیجیں گے۔ ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر مدینہ والا معاہدہ کرتے ہیں۔ اور ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی طرح حضور سے یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم حضور کے آگے بھی لڑیں گے پیچھے بھی لڑیں گے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ اور دشمن صرف ہماری لاشوں پر سے گذر کر ہی حضور کی ذات اور حضور کے منصب تک پہنچ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عہد پر ہمیشہ قائم رہنے کی توفیق دے۔ آمین"

خیبر لاج مری ۵۶/۷/۱۴

خدام الاحمدیہ کراچی

عزیزان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کے افسران نے مجھ سے خدام الاحمدیہ کراچی کے جلسہ کے لئے پیغام مانگا ہے میں اس کے سوا پیغام کیا دے سکتا ہوں کہ ۱۹۱۴ء میں جب میں خلیفہ ہوا۔ اور جب میری صرف ۲۴ سال عمر تھی۔ خدام الاحمدیہ کی بنیاد ابھی نہیں پڑی تھی۔ مگر ہر احمدی نوجوان اپنے آپ کو خادمِ احمدیت سمجھتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ جس دن انتخابِ خلافت ہونا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے ایک ٹریکٹ شائع ہوا کہ خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے صدر انجمن احمدیہ ہی حاکم ہونی چاہیئے۔ اس وقت چند نوجوانوں نے مل کر مضمون لکھا۔ اور اس کی دستی کاپیاں کیں۔ اس کا مضمون یہ تھا۔ کہ ہم سب احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت فیصلہ کر چکے ہیں کہ جماعت کا ایک خلیفہ ہونا چاہیئے اس فیصلہ پر ہم قائم ہیں اور تا زندگی قائم رہیں گے۔ اور خلیفہ کا انتخاب ضرور کرا کے چھوڑینگے سکول کے درجنوں طالب علم پیدل اور سائیکلوں پر چڑھ کے بٹالہ کی سڑک پر چلے گئے۔ اور ہر نووارد مہمان کو دکھا کر اس سے درخواست کی کہ اگر آپ اس سے متفق ہیں تو اس پر دستخط کر دیں۔ جماعت احمدیہ میں خلافت کی بنیاد کا وہ پہلا دن تھا۔ اور اس بنیاد کی اینٹیں رکھنے والے سکول کے لڑکے تھے۔ مولوی صدر الدین صاحب اس وقت ہیڈ ماسٹر تھے۔ ان کو پتہ لگا تو وہ بھی بٹالہ کی سڑک پر چلے گئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ سکول کا ایک لڑکا نووارد مہمانوں کو وہ مضمون پڑھوا کر دستخط کروا رہا ہے۔ انہوں نے وہ کاغذ اس سے چھین کر پھاڑ دیا اور کہا چلے جاؤ وہ لڑکا مومن تھا اس نے کہا مولوی صاحب! آپ ہیڈ ماسٹر ہیں اور مجھے مار بھی سکتے ہیں مگر یہ مذہبی سوال ہے میں اپنے عقیدہ کو آپ کی خاطر نہیں چھوڑ سکتا فوراً جھک کر وہ کاغذ اٹھایا اور اسی وقت پنسل سے اس کی نقل کرنی شروع کر دی۔ اور مولوی صاحب کے سامنے ہی دوسرے مہمانوں سے اس پر دستخط کروانے شروع کر دیئے۔

اس پر ۴۲ سال گذر گئے میں اس وقت جوان تھا اور اب ۶۸ سال کی عمر کا ہوں اور فالج کی بیماری کا شکار رہوں اس وقت آپ لوگوں کی گردنیں پیغامیوں کے ہاتھ میں تھیں اور خزانہ میں صرف ۱۸ آنے کے پیسے تھے۔ میں نے خالی خزانہ کو لے کر احمدیت کی خاطر ان لوگوں سے لڑائی کی۔ جو کہ اس وقت جماعت کے حاکم تھے اور جن کے پاس روپیہ تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے میری مدد کی۔ اور جماعت کے نوجوانوں کو خدمت کرنے کی توفیق دی۔ ہم کمزور جیت گئے اور طاقتور دشمن ہار گیا۔ آج ہم ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور جن لوگوں کو ایک تفسیر پر ناز تھا انکے مقابلہ میں اتنی بڑی تفسیر ہمارے پاس ہے کہ انکی تفسیر اس کا تیسرا حصہ بھی نہیں جو ایک انگریزی ترجمہ پیش کرتے تھے اس کے مقابلہ میں ہم چھ زبانوں کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ لیکن ناشکری کا بُرا حال ہو کہ وہی شخص جس کو پیغامی سترا بہترا قرار دے کر معزول کرنے کا فتویٰ دیتے تھے۔ اور جس کے آگے اور دائیں اور بائیں لڑکر میں نے اس کی خلافت کو مضبوط کیا۔ اس سے تعلق رکھنے والے چند بے دین نوجوان جماعتوں میں آدمی بھجوا رہے ہیں کہ خلیفہ بڈھا ہو گیا ہے۔ اسے معزول کرنا چاہیئے اگر واقع میں میں کام کے قابل نہیں ہوں۔ تو آپ لوگ آسانی کے ساتھ ایک دوسرے قابل آدمی کو خلیفہ مقرر کر سکتے ہیں اور اس سے تفسیر قرآن لکھوا سکتے ہیں۔ میری تفسیریں مجھے واپس کر دیجئے اور اپنے روپے لے لیجئے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر یا اور جس تفسیر کو آپ پسند کریں اسے پڑھا کریں اور جو نئی تفسیر میری چھپ رہی ہے اس کو بھی نہ چھوئیں۔ یہ اعلیٰ درجہ کی بے حیائی ہے۔ کہ ایک شخص کی تفسیروں اور قرآن کو دنیا کے سامنے پیش کر کے تعریفیں اور شہرت حاصل کرنی۔ اور اسی کو نکما اور ناکارہ قرار دینا۔ مجھے آج ہی اللہ تعالیٰ نے الہام سے سمجھایا۔ کہ "آؤ ہم مدینہ والا معاہدہ کریں" یعنے جماعت سے پھر کہو کہ یا تم مجھے چھوڑ دو اور میری تصنیفات سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔ نہیں تو میرے ساتھ وفاداری کا ویسا ہی معاہدہ کرو جیسا کہ مدینہ کے لوگوں نے مکہ کی عقبیٰ جگہ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ کیا تھا۔ اور پھر بدر کی جنگ میں کہا تھا یا رسول اللہ! یہ نہ سمجھیں کہ خطرہ کے وقت میں ہم موسےٰ کی قوم کی طرح آپ سے کہیں گے کہ جا تو اور تیرا خدا لڑتے پھرو ہم یہیں بیٹھے ہیں۔ یا رسول اللہ! ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے بائیں بھی لڑیں گے اور آگے بھی لڑیں گے پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن اس وقت تک آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا آگے نہ آئے سو گو میرا حافظ خدا ہے اور اس کے دیئے ہوئے علم سے آج بھی میں ساری دنیا پر غالب ہوں۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ اپنی جماعت کا امتحان لے اور اس سے کہہ دے کہ "آؤ ہم مدینہ والا معاہدہ کریں" سو تم میں سے جو شخص خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر قسم کھا کر معاہدہ کرتا ہے کہ وہ اپنے آخری سانس تک وفاداری دکھائے گا وہ آگے بڑھے وہ میرے ساتھ ہے۔ اور میں اور میرا خدا اس کے ساتھ ہے۔ لیکن جو شخص دنیوی خیالات کی وجہ سے اور منافقوں کے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

عبدالوہاب صاحب کے متعلق ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کی ایک شہادت

برادران ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضرت خلیفہ اول رض کی ناخلف اولاد اب حضرت خلیفہ اول رض کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بڑائی دینے کے لئے سازش پکڑ رہی ہے ۔ چنانچہ ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ سندھ جو میاں عبدالسلام مرحوم کے ساتھ زمین کے ٹھیکہ میں شریک رہے ہیں لکھتے ہیں ۔ کہ ۱۹۵۴ء میں جو قافلہ قادیان گیا میں بھی اس میں شامل ہونے کے لئے لاہور آیا ۔ وہاں صبح کی نماز کے بعد جس میں میاں عبدالوہاب شریک نہیں ہوئے وہ مختلف جگہوں سے آئے ہوئے لوگوں کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے اس طرح بولے جیسے درس دیتے ہیں اور کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے دنیا ملنے کی دعا کی تھی جس سے سکون قلب حاصل نہیں ہوتا ۔ لیکن حضرت خلیفہ اول رض نے اپنی اولاد کو خدا کے سپرد کیا ۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک الہامی دعا ہے جو وفات کے قریب ہوئی جس میں خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

یعنے اے خدا میں اپنی ساری پونجی تیرے سپرد کرتا ہوں تو آگے اس میں کمی بیشی کرنے کا اختیار رکھتا ہے ۔ حضرت خلیفہ اول رض کے متعلق تو کہیں ثابت نہیں کہ انہوں نے اپنی اولاد کو خدا کے سپرد کیا تھا ۔ ان کی وصیت میں تو یہ لکھا کہ میری اولاد کی تعلیم کا انتظام جماعت کرے اور میری لائبریری بیچ کر ان کا خرچ پورا کیا جائے ۔ اس کے مقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد پر ایک پیسہ خرچ کرنے کی جماعت کو نصیحت نہیں کی ۔ اور عملاً بھی حضرت خلیفہ اول رض کے خاندان پر جماعت کو اس سے بہت زیادہ خرچ کرنا ہے ۔ جتنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد پر کرنا پڑا ۔ علاوہ ازیں میں ایک لاکھ چالیس ہزار کی زمین صدر انجمن احمدیہ کو اس وقت تک دے چکا ہوں ۔ اور اس کے علاوہ بیس تیس ہزار پچھلے سالوں میں چندہ کے طور پر دیا ہے ۔ اور ایک لاکھ تیس ہزار چندہ تحریک جدید میں دے چکا ہوں ۔ ان رقوں کو ملا لیا جائے ۔ تو جماعت نے جو رقم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان پر خرچ کی ہے ۔ یہ رقم اس سے چالیس پچاس گنے زیادہ ہے ۔ اور پھر حضرت خلیفہ اول رض کی اولاد جب کہ دنیوی کاموں میں مشغول تھی ۔ اس وقت میں قرآن کریم کی تفسیر لکھ لکھ کر جماعت کو دے رہا تھا ۔ اور اکثر حصوں کی طباعت کا خرچ بھی اپنے پاس سے دے رہا تھا ۔ یہ وہ دنیا ہے جو اس ناخلف بیٹے کے قول کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کے لئے مانگی تھی ۔ اور اولاد کو خدا کے سپرد کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت خلیفہ اول رض کا خاندان جماعت کے روپے پر پلتا رہا ۔ اور دنیا کے کاموں میں مشغول رہا ۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بڑا بیٹا جماعت سے ایک پیسہ لئے بغیر اس کے اندر قرآن کریم کے خزانے لٹاتا رہا ۔ یہ فرق ہے آقا کی دعا کا اور غلام کی دعا کا ۔ جس کو خدا تعالیٰ نے کہا کہ "دنیا میں بہت سے تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اونچا رہا ۔" اور جس کو خدا تعالیٰ نے کہا ۔ "کہ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز اور آپ کا شاگرد ہے ۔" اور جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے جری اللہ فی حلل الانبیاء اللہ کا پہلوان اور تمام نبیوں کے لباس میں اور جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے کہا ۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا ۔ مگر خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا ۔ اور جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم سے لے کر آخر تک تمام انبیاء اس کی خبر دیتے آئے ہیں ۔ اس کی نظر تو اتنی نوٹا ؟ تھی کہ اس نے اپنی اولاد کے لئے صرف دنیا کی دعا کی جس سے تسکین قلب حاصل نہیں ہوتی ۔ لیکن اس کا شاگرد جس کا منہ غلامی کا دعوے کرتے کرتے خشک ہوتا تھا ۔ اس بلند پایہ کا تھا اور خدا تعالیٰ کا ایسا مقرب تھا کہ اس نے اپنی اولاد کو خدا کے سپرد کیا ۔ یہی وہ سازش ہے جو حضرت خلیفہ اول رض کی وفات سے پیغامیوں نے شروع کی تھی ۔ چنانچہ مرزا خدا بخش نے اپنی کتاب عسل مصفیٰ میں لکھا تھا کہ "یہ شاگرد (یعنے خلیفہ اول رض) جو تقوےٰ اور طہارت میں اپنے استاد (یعنی مسیح موعود علیہ السلام) سے بھی بڑھ گیا" (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) چنانچہ اس کے انعام میں پیغامیوں نے اس کو نوکر رکھ لیا ۔ اور اس کی کتاب عسل مصفیٰ خوب بکوائی اور تو اس نے عبدالوہاب کی طرح فوراً معافی مانگنی شروع کردی ۔ مگر نفاق کا معاف کرنا ایک خطرناک غلطی ہوتی ہے ۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ اس نے کتاب میں کچھ اصلاح کی میں نے اس کو معاف نہیں کیا ۔ اور جماعت نے بھی اس کی کتاب کو ہاتھ نہیں لگایا ۔

باقی رہا یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کے متعلق کہا ۔ "دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا" اس حضرت خلیفہ اول رض کے جاہل بیٹے کی سمجھ میں یہ بھی نہیں آیا کہ کر دور ہر اندھیرا ایک بڑی دینی دعا ہے ۔ اور سورۃ والناس کا خلاصہ ہے ۔ اور چاہیئے تھا کہ اس دعا کی وجہ سے میاں عبدالوہاب اور ان کے ساتھی اپنے انجام سے ڈر جاتے جس کی خبر اس دعا میں کی گئی تھی ۔ ذیل میں کچھ اور دعائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے دنیا مانگی ہے یا دین مانگا ہے ۔ اور میاں عبدالوہاب صاحب اپنے دعوے میں راستباز ہیں یا کذاب ۔ ؎

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت ۔۔۔ کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت ۔۔۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

تو ہے ہمارا رہبر تیرا نہیں ہے ہمسر ۔۔۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
شیطاں سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو ۔۔۔ جاں پر ز نور رکھیو دل پر سرور رکھیو

ان پہ میں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو ۔۔۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
کر فضل سب پہ یکسر رحمت سے کر معطر ۔۔۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

یہ تینوں تیرے بندے رکھیو نہ ان کو گندے ۔۔۔ کر دور ان سے یارب دنیا کے سارے پھندے
چنگے رہیں ہمیشہ کریو نہ ان کو مندے ۔۔۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

* پراپیگنڈا کی وجہ سے بزدلی دکھانا چاہتا ہے ۔ اس کو میرا آخری سلام ہے ۔ میں کمزور اور بوڑھا ہوں ۔ لیکن میرا خدا کمزور اور بوڑھا نہیں ۔ وہ اپنی قہری تلوار سے ان لوگوں کو تباہ کر دے گا ۔ جو کہ اس منافقانہ پراپیگنڈا کا شکار ہونگے اس پراپیگنڈا کا کچھ ذکر الفضل میں چھاپ دیا گیا ہے ۔ چاہیئے کہ قائد خدام اس مضمون کو بھی پڑھ کر سنا دیں ۔ اللہ تعالیٰ جماعت کا حافظ و ناصر ہو پہلے بھی اس کی مدد مجھے حاصل تھی ۔ اب بھی اس کی مدد مجھے حاصل رہے گی ۔ میں یہ پیغام صرف اس لئے آپ کو بھجوا رہا ہوں ۔ تاکہ آپ لوگ تباہی سے بچ جائیں ورنہ حقیقتاً میں آپ کی مدد کا محتاج نہیں ۔ ایک ایک مرتد کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ ہزاروں آدمی مجھے دے گا ۔ اور مجھے توفیق بخشے گا کہ میرے ذریعہ سے پھر سے جماعت جوان سال ہو جائے ۔ آپ میں سے ہر مخلص کے لئے دعا اور کمزور کے لئے رخصتی سلام

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۲۴ ؍ ۷

(الفضل ۲۴ جولائی)

یہ حسن ازکہ ہوویں نیکو گہر یہ سارے — یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اے میری جاں کے جانی اے شاہِ دوجہانی — کر ایسی مہربانی ان کا نہ ہووے ثانی
دے بخت جاودانی اور فیض آسمانی — یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اے واحدِ یگانہ اے خالقِ زمانہ — میری دعائیں سُن لے اور عرض چاکرانہ
تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا — یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(میاں عبدالوہاب صاحب کے نزدیک یہ دنیا کی دعا ہے اور حضرت خلیفہ اول رضؓ نے اپنی اولاد کے متعلق اس سے بالا دعا مانگی تھی)

اب ذیل میں ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کی گواہی لفظ بہ لفظ شائع کی جاری ہے۔ اس سلسلہ میں اور بھی گواہیاں ملی ہیں۔ جو بعد میں شائع کی جائیں گی۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد ۵ ۸/۵۶

نقل خط ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب

بحضور سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

سیدی۔ حسب ارشاد پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ نواب شاہ مولوی عبدالوہاب صاحب کے متعلق ایک شہادت ارسال خدمت ہے جو کہ عاجز نے ان کے سامنے زبانی بیان کی تھی۔

سیدی عرض ہے کہ عاجز دسمبر ۱۹۵۴ء کے قافلہ کے ساتھ جو کہ جلسہ سالانہ قادیان جانے والا تھا بندہ لاہور جودھامل بلڈنگ گیا۔ رات جودھامل بلڈنگ میں گذاری۔ صبح نماز فجر با جماعت پڑھنے کے بعد بیٹھے تھے کہ مولوی عبدالوہاب صاحب آگئے اور پوچھا کہ جماعت ہوگئی ہے بتانے پر کہ جماعت ہو چکی ہے انہوں نے خود اکیلے ہی نماز پڑھ لی اور وہیں پر بیٹھ گئے۔ اس جگہ مختلف علاقہ جات سے آئے ہوئے دوسرے احمدی احباب بھی بیٹھے تھے۔ مولوی عبدالوہاب صاحب کہنے لگے (جیسے کہ درس دیا جاتا ہے) کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے دنیاوی ترقیات کے لئے دعا فرمائی۔ جیسے "دے ان کو عمر و دولت" لیکن حضرت خلیفہ اول رضؓ نے اپنی اولاد کے لئے دعا نہیں فرمائی بلکہ خدا کے سپرد کر دیا۔ اب دیکھیں کہ حضور کی اولاد دنیا کے پیچھے لگ کر پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ کیونکہ دنیا کے پیچھے لگ کر انسان سکون قلب حاصل نہیں کر سکتا (غالباً اس میں حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کا بھی نام لیا تھا)

اسی قسم کی اور باتیں بھی انہوں نے کہی تھیں جو کہ مشکوک ہونے کی وجہ سے درج کرنے سے قاصر ہوں۔ لیکن تمام گفتگو کا جو مفہوم تھا وہ یہی تھا۔ جو کہ خاکسار نے اوپر درج کر دیا مندرجہ بالا مفہوم کے متعلق میں اپنے پالنے والے خدا کو حاضر ناظر جان کر حلف اٹھاتا ہوں کہ وہ بالکل درست ہے۔ اور اس میں ذرہ بھر شک نہیں۔ الفاظ کم و زیادہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن مفہوم وہی نکلتا ہے جو عاجز نے اوپر تحریر کر دیا ہے۔ والسلام

حضور کا تازیست فرمانبردار رہنے والا خادم عاجز عبدالقدوس احمدی نواب شاہ

رسالپور مسلم ۳۰ ۷/۵۶ (الفضل ۹ ۸/۵۶)

تحریک جدید اور مرکز ورایمان والوں کو انتباہ

تحریک جدید کے تمام مطالبات اس لئے ہیں کہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر بناؤ۔ کوئی انسان کسی عقلمند انسان کو بھی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ پھر تم کس طرح خیال کر لیتے ہو کہ خدا کو دھوکہ دے لو گے۔ یہی وہ احساس ہے جس کے ماتحت میں نے تحریک جدید کا آغاز کیا ہے۔ اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب اس قسم کے کمزور لوگوں کو جو احمدیت میں رہ کر جماعت کو بدنام کرتے ہیں زیادہ مہلت نہیں دی جا سکتی۔ (ارشاد حضرت اقدس)

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے کیسا اخلاص محبت و عقیدت کے عہد کی تجدید

منافقین کے موجودہ فتنہ سے احباب جماعت کا شدید نفرت و بیزاری کا اظہار

خدام الاحمدیہ سکندرآباد۔ دکن

بحضور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدی مندرجہ ذیل ریزولیوشن خدام الاحمدیہ سکندرآباد نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیانات کی روشنی میں پاس کیا:۔

ریزولیوشن

"آج مورخہ ۵ ۸/۵۶ کو خدام الاحمدیہ سکندرآباد نے ہفتہ واری اجلاس میں اللہ رکھا اور اس کے ہم مشرب منافقین کی فتنہ پردازی کے سلسلہ میں جو انکشافات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات کے ذریعہ ہمارے علم میں آئے ہیں مجلس متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کرتی ہے کہ ہم ایسے شیاطین پر لعنت بھیجتے ہیں اور ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور موعود خلافت کی دل و جان سے عزت و توقیر اور کامل اطاعت کا عہد کرتے ہیں اور اپنے پیارے خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کے قدموں میں اپنے جان مال اور عزت کا حقیر نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ اور یہ بھی قرار پایا کہ اس ریزولیوشن کی نقل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں فوری بھجوائی جائے۔ نیز اس کی نقول اخبار الفضل وبدر کو بھجوائی جائیں۔" والسلام

حضور کا ادنےٰ خادم
بشیرالدین قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکندرآباد دکن۔

حیدرآباد دکن

جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں منافقین کی شرانگیز سرگرمیوں کی پرزور مذمت کی گئی۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات اقدس اور خلافت سے غیر متزلزل وفاداری کا اظہار کیا گیا۔ جماعت احمدیہ یادگیر اور چنتہ کنٹہ کے نمائندگان بھی اجلاس میں شریک ہوئے۔ انہوں نے بھی اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے منافقین کی شرانگیز سرگرمیوں سے بیزاری اور حضور ایدہ اللہ کے ساتھ دلی عقیدت اور کامل اطاعت کا اظہار کیا۔ سیٹھ محمد اعظم

جماعت احمدیہ مدراس

آج مورخہ ۳ راگست ۵۶ء بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ مدراس کے ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی

"جماعت احمدیہ مدراس کا یہ ہنگامی اجلاس اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کی شرارت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا اور ان سے بیزاری و نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ نیز جماعت احمدیہ مدراس کے جملہ افراد حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ کو مصلح موعود اور خلیفہ برحق یقین کرتے ہیں اور حضور کی ذاتِ گرامی سے اپنی عقیدت و وفاداری کا اظہار کرتے ہیں۔ نیز خدا تعالیٰ کے حضور میں دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور حضور کی ذات سے غلبہ اسلام کی جو پیشگوئیاں وابستہ ہیں اُن کو جلد مکمل طور پر پورا کرے۔ آمین"۔

خاکسار شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس۔

جماعت احمدیہ کلکتہ

ریزولیوشن حسب اخبار الفضل مورخہ ۲۵ جولائی ۵۶ء اور بعد کے پرچوں میں شائع شدہ بیانات نیز پیغام سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مندرجہ اخبارات مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ ایک شخص بدطینت و بدذات مسمی اللہ رکھا اور اس کے بدبخت ساتھیوں نے نظام خلافت حقہ کے خلاف بغاوت و ریشہ دوانیاں کرتے ہوئے جماعت میں پھوٹ و نفاق پھیلانے کی کوشش کی ہے جس سے ہم افراد جماعت کو بہت صدمہ ہوا ہے اور ہمارے دلوں میں ان تمام بدباطن لوگوں کے خلاف شدید نفرت و حقارت پیدا ہو گیا ہے۔ لہٰذا ہم تمام عہدہ داران و ممبران انصار اللہ و خدام الاحمدیہ نیز جملہ افراد جماعت کلکتہ ان بدبختوں کے خلاف دلی بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔ ہم یک لحظہ کیلئے بھی اچھے بدبلطینت شخص و اشخاص کے ساتھ باقی نشست...

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے نظام خلافت کے ذریعہ تمہارے درمیان جو اتحاد پیدا کیا ہے اسکی قدر کرو

(اور)

مضبوطی کے ساتھ اسے قائم رکھو

حضرت عثمان رضؓ کے وقت میں منافقین کے فتنہ کو معمولی سمجھنے کے نتیجہ میں ہی اتحاد اسلام برباد ہو گیا تھا

محض کسی بزرگ کی نسل میں سے ہونا خدا تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۷ جولائی ۱۹۵۶ء بمقام مری

آج رات سے پھر بارش شروع ہے۔ اور کُہر چھائی ہوئی ہے۔ اور

میری طبیعت

زیادہ تر بارش اور کُہر سے ہی خراب ہوتی ہے۔ اور جسم میں ضعف محسوس ہونے لگتا ہے۔ بعض دوست ناواقفیت سے سمجھتے ہیں کہ ٹھنڈک ہی رہنا میرے لئے مفید ہے حالانکہ ٹھنڈک گو میرے لئے مفید ہے۔ مگر بارش اور کُہر مضر ہے۔ جب ہم یورپ گئے اور سوئٹزرلینڈ پہنچے تو وہاں کا موسم ایسا ہے کہ خواہ بارش ہو کُہر نہیں ہوتی یا تو بارش ہی نہیں ہوتی۔ لیکن اگر ہو تو کُہر نہیں ہوتی۔ اس

. . . .

لئے وہاں میری طبیعت بہت اچھی رہی۔ جب ہم لندن گئے۔ تو چونکہ وہاں کُہر بہت ہوتی ہے۔ اس لئے ٹھنڈ کے باوجود طبیعت کی خرابی کے دورے ہوتے رہے اور جگر کی خرابی کی بھی شکایت ہو گئی۔ مری میں بھی ایسا ہی ہوا۔ بارش اور نمی کی وجہ سے نزلہ کا پانی ناک سے سینہ پر گرتا ہے۔ اور اس سے بجائے صحت میں ترقی ہونے کے کوفت محسوس ہوتی ہے۔ اور جگر کے مقام پر بھی درد ہونے لگتا ہے۔ پھر کبھی قبض کی شکایت ہو جاتی ہے اور کبھی اسہال کی۔ یوں نمازیں پڑھانے کے لئے آ تا رہا ہوں۔ اور بڑی آسانی سے بغیر کسی قسم کا بوجھ محسوس کئے آ تا رہا ہوں۔ مگر پیچھے جب بارشیں ہوئیں تب بھی تکلیف ہو گئی۔ اور آج بھی بارش اور کُہر کی وجہ سے ناک سے پانی بہتا ہے۔ اور جسم میں کوفت اور کمزوری محسوس ہوتی ہے اب ہمارے جانے میں

خدا تعالےٰ کے فضل سے

صرف پانچ دن رہ گئے ہیں۔ جس علاقہ میں اب ہم نے جانا ہے۔ وہاں بارش کم ہوتی ہے۔ اور کُہر تو بہت ہی کم ہوتی ہے۔ اور وہاں کی نسبت وہ جگہ ٹھنڈی بھی ہے۔ پس امید کرتا ہوں تو آگے اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے کہ وہاں جا کر طبیعت اچھی ہو جائے گی۔ کیونکہ وہ علاقہ بھی نیوورس کے علاقہ کی طرح ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے بوجہ کُہر اور نمی کے میری طبیعت اس وقت کوفت محسوس کر رہی ہے۔ تاہم مختصراً میں اس فتنہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جو اس وقت پیدا ہوا ہے کئی دوست اس فتنہ کی وجہ سے گھبرا رہے ہیں۔ اور کئی دوست ایسے ہیں جو

اصل حقیقت کو نہیں سمجھتے

اور اسے ایک معمولی بات سمجھتے ہیں۔ میں ان باتوں کے متعلق انشاء اللہ ایک علیحدہ مضمون لکھوں گا۔ مگر اس وقت بھی دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس حقیقت کے نہ سمجھنے کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے۔ آج سارے مسلمان ان فتنہ پردازوں کو برا سمجھتے ہیں۔ جو حضرت عثمان رضؓ کے خلاف کھڑے ہوئے تھے۔ مگر اس وقت مسلمان ان کی باتوں کو سنکر ہنستے رہے اور کسی نے نہ سمجھا کہ ایسے

منافقین کا مقابلہ

کرنا چاہیئے صرف اس لئے کہ محمد بن ابی بکر رضؓ اس میں شامل تھا۔ انہوں نے خیال کر لیا کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول رضؓ کا لڑکا اس میں شامل ہے۔ تو اب کیا ہو سکتا ہے۔ حالانکہ نظام اسلام پر دس ہزار ابوبکر رضؓ بھی قربان کیا جا سکتا ہے۔ بے شک

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

نے ابوبکر رضؓ کی بڑی تعریف فرمائی ہے۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی نور الدین رضؓ صاحب کی بڑی تعریف کی ہے۔ مگر قرآن اس لئے نہیں اترا تھا کہ ابوبکر رضؓ کی عزت قائم کی جائے نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں یہ کہیں ذکر آتا ہے۔ کہ ہم نے تجھے اس لئے مبعوث کیا ہے کہ تو نور الدین رضؓ کی عزت قائم کرے۔ ہاں جو سچائی اور حقیقت تھی اس کا آپ نے اظہار کر دیا۔ مثلاً آپ نے فرمایا ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمت نور دیں بودے

مگر یہ تو ایک سچائی ہے جو کہنی چاہئے تھی۔ جس نے قربانی کی ہو اس کی قربانی کا اظہار نہ کرنا ناشکری ہوتی ہے

مجھے یاد ہے

ایک دفعہ ایک مریض آیا اور اس نے ذکر کیا کہ مولوی صاحب سے میں نے علاج کروایا تھا جس سے مجھے بڑا فائدہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دن بیمار تھے۔ مگر جب آپ نے یہ بات سنی تو آپ اسی وقت اٹھ کر بیٹھ گئے اور حضرت اماں جان رضؓ سے فرمانے لگے کہ اللہ تعالےٰ ہی مولوی صاحب کو تحریک کر کے یہاں لایا ہے۔ اور اب ہزاروں لوگ ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اگر مولوی صاحب یہاں نہ آتے تو ان لوگوں کا کس طرح علاج ہوتا پس مولوی صاحب کا وجود بھی خدا تعالےٰ کا ایک بڑا احسان ہے۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمت نور دیں بودے

تو آپ اللہ تعالےٰ کی ایک نعمت کی ناشکری سے بچے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات دیکھو تو آیا کسی الہام میں بھی یہ ذکر آتا ہے کہ اے مسیح موعود میں نے تجھے اس لئے مبعوث کیا ہے کہ تو نور الدین رضؓ کی عزت قائم کرے یا قرآن میں کوئی آیت ایسی ہے جس میں یہ ذکر آتا ہو کہ اے محمد رسول اللہ میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تو ابوبکر رضؓ کی عزت قائم کرے بلکہ

حقیقت تو یہ ہے

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضؓ کے حق میں جو فقرات کہے ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی نور الدین صاحب رضؓ کے حق میں نہیں کہے۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ لو کنت متخذا خلیلاً غیر ربی لاتخذت ابا بکر خلیلاً (بخاری جلد ۲ باب فضائل اصحاب النبی صلعم) یعنی اگر خدا کے سوا کسی اور کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ابوبکر رضؓ کو اپنا خلیل بناتا۔ لیکن حضرت خلیفہ اول رضؓ کی نسبت تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف اتنا فرمایا کہ

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمت نور دیں بودے

گویا اس میں آپ کا اور اُمت کا مقابلہ کیا گیا ہے خدا اور نور الدین رضؓ کا مقابلہ نہیں کیا گیا۔ مگر وہاں تو خدا اور ابوبکر رضؓ کا مقابلہ کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے۔ کہ اگر خدا کے سوا کسی اور کو خلیل بنانا جائز ہوتا۔ تو میں ابوبکر رضؓ کو بناتا۔ پس

وہ تعریف بہت بڑی ہے

مگر پھر بھی ابوبکر رضؓ کی بڑائی اور ابوبکر رضؓ کا تقویٰ ان کے لڑکے کو نہ بچا سکا۔ اور ہر شخص جو تاریخ میں ان واقعات کو پڑھتا ہے۔ ان کے لڑکے پر لعنتیں ڈالتا ہے کہ وہ حضرت عثمان رضؓ کے قاتلوں میں شامل ہو گیا۔ تاریخوں میں لکھا ہے جب باغی دیوار پھاند کر حضرت عثمان رضؓ کے گھر میں داخل ہوئے۔ تو محمد بن ابی بکر رضؓ سب سے آگے

بڑھا۔ اور اس نے حضرت عثمان رضہ کی داڑھی پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا۔ جب اس نے آپ کی داڑھی پکڑی تو

حضرت عثمان رضہ

نے فرمایا۔ اگر تیرا باپ اس جگہ ہوتا۔ تو تو کبھی یہ جرأت نہ کرسکتا۔ اس کے دل میں ابھی کچھ ایمان باقی تھا۔ جب اس نے یہ بات سنی تو وہ شرمندہ ہوکر پیچھے ہٹ گیا۔ مگر جب وہ مر کر ابوبکر رضہ کے سامنے گیا ہوگا۔ تو انہوں نے اپنی جوتی اتار کر اسے خوب ماری ہوگی۔ کہ کمبخت جس کی میں عزت کرتا تھا۔ اور جو محمد رسول اللہ کو اتنا پیارا تھا کہ جب آپؐ کی دوسری لڑکی بھی جو حضرت عثمان سے بیاہی ہوئی تھی فوت ہوگئی۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ اگر میری کوئی اور بیٹی زندہ ہوتی تو میں وہ بھی عثمان رضہ سے بیاہ دیتا۔ کیا تجھے شرم نہ آئی۔ کہ تو نے اس پر حملہ کیا۔ اور اس کی داڑھی کھینچی۔

میں نے دیکھا ہے۔ بعض لوگ سوچنا جانتے ہیں۔ اور بعض نہیں جانتے۔ آج ہی

ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کا خط

آیا ہے۔ اُسے چونکہ سوچنے کی عادت ہے اور وہ مضامین بھی لکھتے رہتے ہیں۔ اس لئے وہ بات کی تہ تک جلدی پہنچ جاتے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ حضرت عثمان رضہ پر بھی ابوبکر رضہ کے لڑکے نے ہی حملہ کیا تھا۔ آپ کی عمر بھی چونکہ لمبی ہوگئی ہے۔ اس لئے عمر کے لمبا ہونے کی وجہ سے آپ پر بھی عثمانی زمانہ آگیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضہ خلیفہ اول رضہ سے یقیناً بڑے تھے۔ کیونکہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ تھے۔ اور حضرت خلیفہ اول مسیح موعودؑ کے خلیفہ تھے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم اور غلام تھے۔ مگر ان کے اس درجہ نے بھی ان کی اولاد کو نہ بچایا۔ اور ان میں سے ایک نے ایسا فعل کیا کہ چاہے ابوبکر رضہ کا لحاظ کر کے ہم بولیں نہیں۔ مگر ہمارے دل اس پر لعنت کرتے ہیں۔ اور

میں سمجھتا ہوں

کہ ابوبکر رضہ بھی قیامت کے دن اس پر لعنتیں ہی ڈالیں گے۔ یہ الگ بات ہے کہ محمد رسول اللہؐ کی مہربانی جوش میں آجائے اور آپ کہہ دیں کہ اسے معاف کردو۔ بہرحال نہ ابوبکر رضہ نے اپنے بیٹے کو بچایا۔ اور نہ نورالدینؓ اپنے بیٹے کو بچا سکتا ہے۔ خدا کی لعنت آتی ہے تو نوحؑ جیسے عظیم الشان نبی کے بیٹے پر بھی [illegible] قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کی نسبت فرمایا ہے۔ کہ اگر تم گناہ کروگی۔ تو تم دُہرے عذاب کی مستحق ہوگی۔ یہ نہیں کہا کہ ایک بڑے خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے تمہارا عذاب کم کر دیا جائے گا۔ بلکہ فرماتا ہے کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کروگی۔ تو دُہرے عذاب میں مبتلا کی جاؤگی۔ پس بڑے آدمی کا بیٹا ہونا اسے سزا سے بچاتا نہیں بلکہ اور زیادہ عذاب کا مستحق بنا دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ توبہ نہ کرے۔ ہاں

اگر وہ توبہ کرلے

تو پھر کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہر شخص اس کی عزت کرتا ہے۔ لیکن جب خدا کسی کی عزت کو کھونا چاہے تو یہ کوئی شخص اسے عزت نہیں دے سکتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے الہامًا فرمایا تھا۔ انی مھین من اراد اھانتک میں اس شخص کو ذلیل کروں گا۔ جو تیری ذلت اور اہانت کا ارادہ کرے گا۔ چنانچہ جب

پادری مارٹن کلارک

نے آپ پر قتل کا مقدمہ کیا۔ تو مولوی محمد حسین بٹالوی کو بھی جوش آگیا۔ اور اس نے بھی اپنا نام گواہوں میں لکھوا دیا۔ اور کہا کہ مرزا صاحب فسادی آدمی ہیں۔ کوئی تعجب نہیں کہ انہوں نے کسی آدمی کو اسے قتل کرنے کے لئے بھجوادیا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مقدمہ کے لئے لاہور سے ایک وکیل بلوایا۔ جو اپنے کام میں بہت ہوشیار تھا۔ اس نے کہا تو شروع کیا۔ کہ میں کیا [illegible] کروں جس سے گواہ کی حیثیت مخدوش ہو جائے۔ آخر اسے معلوم ہوا۔ کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کی ماں اخلاقی لحاظ سے اچھی شہرت کی [illegible] نہ تھی۔ لیکن بعد میں اس نے توبہ کرلی اور [illegible] والد نے اس سے نکاح کرلیا۔ وکیل کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے کہا۔ اگر میں یہ ثابت کردوں۔ کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کی ماں ڈوم نی یا کنجنی تھی۔ تو اس کی گواہی کی کوئی حیثیت نہیں رہے گی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر ماں میں کوئی نقص تھا۔ تو اس کا

مولوی محمد حسین بٹالوی

پر کیا الزام آتا ہے۔ وہ کہنے لگا اگر جرح میں اس کی حیثیت کو گرایا نہ گیا۔ تو خطرہ ہے کہ آپ کہیں قید نہ ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اگر وہ ہمارے خلاف کوئی قدم اٹھائے گا۔ تو خدا خود اس کو پکڑے گا۔ اور سزا دے گا۔ مگر یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ اس کی ماں کے گناہ کی وجہ سے ہم اس کو قصوروار قرار دے دیں۔ جیسے محمد بن ابی بکر رضہ نے جو گناہ کیا۔ اس کی وجہ سے ابوبکر رضہ پر کوئی الزام نہیں آسکتا یا جیسے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد اگر کوئی بُرا کام کرے۔ تو اس کی وجہ سے حضرت خلیفہ اول رضہ پر کوئی الزام نہیں آسکتا۔ بے شک یہ ان کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ مگر بیٹوں کے کسی فعل کی ماں باپ پر کیا ذمہ داری ہے۔ آخر نوحؑ کے بیٹے کا قرآن کریم میں بھی ذکر آتا ہے۔ مگر کیا اس کے بعد ہمارا اختیار ہے۔ کہ ہم نوحؑ کو بُرا بھلا کہنا شروع کردیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے۔ تو کافروں میں شامل ہو جائیں گے۔ بہرحال یہ واقعات ایسے ہیں جو تاریخ میں پہلے بھی دکھائی دیتے ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر شاہ نواز صاحب نے لکھا ہے۔ کہ آپ کیوں گھبراتے ہیں۔ حضرت عثمان رضہ پر بھی ابوبکر رضہ کے بیٹے نے ہی حملہ کیا تھا۔ اور آج تک سب مسلمان اس پر لعنت کرتے ہیں

مجھے خوب یاد ہے

جب ہم حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے پڑھا کرتے تھے۔ تو جب بھی کربلا کے واقعات کا ذکر آتا۔ آپ آہ بھر کر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ہمیشہ اس بات سے تصور کا شدید صدمہ ہوتا ہے کہ امام حسین پر کس شخص کے بیٹے نے حملہ کیا۔ آپ پر حملہ کرنے والا اس شخص کا بیٹا تھا۔ جو عشرہ مبشرہ میں شامل تھا۔ یعنی ان دس لوگوں میں سے ایک تھا جن کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ کہ وہ بغیر کسی حساب کے جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ چنانچہ سعد بن ابی وقاص رضہ جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ ان کا بیٹا عمر بن سعد امام حسین رضہ کا قاتل بنا۔ پس آپ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو وہ کس باپ کا بیٹا تھا۔ اور اس نے کیسا ظالمانہ فعل کیا۔ حسین رضہ کے نانا سے اس کے باپ کو عزت ملی تھی۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ اس عزت کی قدر کرتا۔ اس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسہ کو قتل کردیا۔ آپ فرماتے تھے۔ میں جب بھی اس واقعہ پر غور کرتا ہوں۔ مجھے

ہمیشہ افسوس آتا ہے

اور دل میں خیال آتا ہے کہ انسان کو کیا پتہ ہوتا ہے۔ کہ اس کی اولاد کیسی بننے والی ہے اگر کسی کے ہاں ایسی اولاد ہونے والی ہو۔ تو اس سے اس کا بے اولاد رہنا ہی اچھا ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں تو سعدؓ کی سب مسلمان تعریف کرتے ہیں مگر سعد رضہ کو کیا پتہ تھا کہ جب میں مرجاؤں گا تو میرا بیٹا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسہ کو قتل کرنے والوں میں شامل ہو جائے گا۔ آپ ہمیشہ آہ بھرتے۔ اور فرماتے جب سعد رضہ کے ہاں یہ بیٹا پیدا ہوا ہوگا۔ تو اسے کیا پتہ تھا۔ کہ ایک دن یہی بیٹا میرے آقا کے نواسہ کو مارے گا پس ان باتوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔

تاریخ بتاتی ہے

کہ پہلے بھی ایسے واقعات ہوتے رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان واقعات کو ہم نظر انداز نہیں کرسکتے۔ حضرت عثمان رضہ کے زمانہ میں لوگوں سے یہی غلطی ہوئی۔ کہ بعض صحابہؓ نے سمجھ لیا کہ یہ یونہی ایک معمولی سا فتنہ ہے اس کا کیا مقابلہ کرنا ہے جب حضرت عثمان رضہ پر تلوار اٹھائی گئی۔ تو آپ نے ان لوگوں سے فرمایا۔ کمبختو۔ میں تو اسّی سال کا بڈھا ہوں۔ میں نے ایک دن مرنا ہی تھا۔ لیکن اب جو تم مجھ پر تلوار اٹھا رہے ہو۔ تو یاد رکھو میرے قتل کے بعد قیامت تک مسلمان ان دو انگلیوں کی طرح پھٹے رہیں گے۔ اور وہ کبھی اکٹھے نہیں ہونگے تمہارے اتحاد کا واحد ذریعہ یہ تھا۔ کہ تم خلافت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہتے۔ میں نے تو مر جانا تھا۔ اسّی سال میری عمر ہوچکی تھی۔ اب میں اور کتنا زندہ رہتا۔ مگر میرے قتل کے بعد تم کبھی اتحاد سے نہیں رہو گے۔ چنانچہ دیکھ لو

حضرت عثمانؓ کو قتل کرنے والے

زیادہ تر حضرت علی رضہ سے اپنا تعلق جتاتے تھے مگر حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ نے ان سے کیا سُکھ پایا۔ پہلے جنگ جمل ہوئی جس میں ہزاروں مسلمان مارے گئے۔ پھر معاویہؓ نے حملہ کردیا۔ اور پھر وہی لوگ جو حضرت عثمانؓ کے قتل کے بعد حضرت علی رضہ کے ساتھ جا ملے تھے۔ انہی میں سے ایک جماعت حضرت علی رضہ سے الگ ہوگئی۔ اور اس نے حضرت علیؓ کو کافر کہنا شروع کردیا۔ آخر حضرت علی رضہ نے ان پر تلوار اٹھائی اور ایک ہی دن میں دس ہزار خارجی قتل کرکے رکھ دیا۔ گویا وہ لوگ جنہوں نے عثمان رضہ کو علی رضہ کے نام سے مارا تھا۔ انہوں نے پھر علی رضہ کے خلاف بغاوت کردی۔ اور آخر حضرت علی رضہ بھی انہی کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔ اس کے بعد

یہ اختلاف بڑھتا چلا گیا

اور مسلمان کبھی ایک ہاتھ پر جمع نہ ہوسکے اب تیرہ سو سال کے بعد خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے تو مسلمان

کو پھر ایک ہاتھ پر جمع کیا جائے۔ اور ان کے اندر اتحاد اور یکجہتی پیدا کی جائے۔ مگر اب کچھ بعض خبیثہ اور بدباطن چاہتے ہیں کہ اس اتحاد کو توڑ دیں اور جماعت میں افتراق اور انتشار پیدا کر دیں۔ مگر ان کی ان کارروائیوں کا سوائے اس کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ان پر پڑے گی۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک

سلسلہ کا اتحاد

دس ہزار نور الدین رضی سے بھی زیادہ قیمتی ہے اور گو یہ لوگ ہیں وہ جو ان کا نام لے کر فتنہ پھیلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ وہ خلیفۂ اول رضی تھے۔ اگر وہ خلیفۂ اول رضی تھے تو وہ نظام سلسلہ کے قائم کرنے کے لئے نہ کہ اس کو تباہ و برباد کرنے کے لئے۔ اگر کوئی شخص ان کا نام لے کر اس نظام کو توڑتا ہے تو وہ خود نور الدین رضی پر قاتلانہ حملہ کرتا ہے۔ اور

خدا تعالیٰ کے عذاب سے

اسے نور الدین رضی ہرگز نہ بچا سکے گا۔ خدا تعالیٰ ان سے کہے گا کہ میں نے تجھے اس لئے عزت نہیں دی تھی۔ کہ تیرا نام لے کر لوگ میرے سلسلہ اور نظام پر حملہ کریں اور اس وقت شرم کے مارے حضرت خلیفۂ اول رضی کی گردن جھک جائے گی۔ جس طرح ابو بکر رضی کی گردن شرم کے مارے جھک جائے گی۔ جن کے بیٹے نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور آپ کے پیارے خلیفہ پر حملہ کیا۔ بے شک

بہانے بنانے والے

ہزاروں بہانے بنائیں گے۔ مگر جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے ولات حین مناص اب ان کے بہانے ختم ہو چکے ہیں۔ اور ان کے لئے بھاگنے کا کوئی رستہ باقی نہیں رہا۔ سلسلہ کی خدمت کا اب ایک ہی طریق ہے کہ وہ خلافت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھیں۔ اگر وہ اپنی فتنہ پردازیوں سے باز نہیں آئیں گے۔ تو ایک نور الدین رضی کیا نوح اور موسیٰ اور عیسیٰ بھی مل کر انہیں خدا کے عذاب سے نہیں بچا سکیں گے۔ بلکہ دیکھو تو خود سادات میں جو ایسے لوگ موجود ہیں جو

دین میں تفرقہ اندازی

کرتے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں۔ مگر کیا اس لئے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل میں سے ہیں۔ ان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب مخالفین کو مباہلہ کے لئے چیلنج دیئے۔ تو ان میں کئی سادات سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی شامل تھے۔ پس محض

کسی بڑے آدمی کی نسل میں سے ہونا

اسے خدا تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ میں نے دیکھا ہے کئی احمقوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے۔ کہ خلیفہ اول کی اولاد کو اب کیوں کہا جاتا ہے۔ میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ کیا تم اس بات پر غور نہیں کرتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ادھر تو یہ لکھتے ہیں۔ کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ اور ادھر آپ کی اولاد کو

مباہلہ کا چیلنج

دیتے ہیں۔ یہ مباہلہ کا چیلنج آپ نے اسی لئے دیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام اور مسلمانوں کی تنظیم اور ان کی تقویت کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ اگر آپ کی اولاد میں سے کوئی شخص اس تنظیم کو توڑنا چاہتا تو وہ ہرگز کسی ہمدردی کا مستحق نہیں ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے دوبارہ احیاء اور

مسلمانوں کی تنظیم اور ان کے اتحاد کے لئے

مبعوث ہوئے تھے۔ اور یہی ایک قیمتی یادگار ہے۔ جو ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اگر تم اس اتحاد کو توڑنے لگے تو تمہاری خدا تعالیٰ کو کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ احمدیت نے دنیا میں پھیل کر رہنا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے تین سو سال میں احمدیت ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔ لیکن اگر

احمدیت کی تنظیم

ٹوٹ جائے۔ تو تین سو سال چھوڑ کیا تین ہزار سال میں بھی احمدیت غالب آسکتی ہے کیا تین لاکھ سال میں بھی احمدیت غالب آ سکتی ہے۔ احمدیت کی تنظیم ٹوٹ جائے۔ تو چند دنوں میں ہی احمدیت ختم ہو جائے گی۔ اور

عیسائی مصنف

اپنی کتابوں میں لکھیں گے۔ کہ قادیان میں (نعوذ باللہ) ایک کذاب پیدا ہوا تھا۔ جو بڑے بڑے دعوے لے کر کھڑا ہوا۔ مگر تھوڑے دنوں میں ہی اس کا بیڑہ غرق ہو گیا اور اس کی جماعت کا اتحاد پارہ پارہ ہو گیا۔ یہ بدبخت چاہتے ہیں۔ کہ عیسائیوں کے ہاتھوں

سے مرزا صاحبؑ کو کذاب لکھا جائے۔ یہ بدبخت چاہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحبؑ کو ناکام و نامراد کیا جائے۔ کیا ایسے خبیثوں کا ہم ادب کریں گے۔ یا ان کا مقابلہ کریں گے۔ ہم نے ان کے باپ کو بھی اس لئے مانا تھا۔ کہ وہ

مسیح موعودؑ کا غلام

تھا۔ اگر وہ مرزا صاحبؑ کے غلام نہ ہوتے۔ اور اگر مرزا صاحب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام نہ ہوتے۔ تو ہم نہ نور الدین رضی کو مانتے اور نہ مسیح موعودؑ کو مانتے۔ نور الدین رضی کو ہم نے اس لئے مانا۔ کہ وہ مسیح موعودؑ کا غلام تھا۔ اور مسیح موعودؑ کو ہم نے اس لئے مانا کہ وہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام

تھا۔ اگر اس زنجیر کو توڑ دو۔ تو پھر ایمان کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ اگر میری وحی قرآن کے خلاف ہو۔ تو میں اسے تھوک کی طرح پھینک دوں۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ (۲)) پس آپ نے جب وحی کے متعلق یہ الفاظ لکھ دیئے۔ تو اس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ محض کسی بڑے آدمی کی طرف منسوب ہونا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اصل بات جو دیکھنے والی ہوتی ہے وہ یہ ہوتی ہے کہ بڑا آدمی جس راستہ پر چلا تھا۔ آیا وہی راستہ چھوٹے نے بھی اختیار کیا ہے یا نہیں کیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی دیکھ لو

آپ ایک طرف تو یہ لکھتے ہیں۔ کہ خدا کی قسم مجھے اپنی وحی کی صداقت اور اس کے منجانب اللہ ہونے پر ویسا ہی یقین ہے۔ جیسے

قرآن کی صداقت

پر یقین ہے۔ مگر پھر دوسری طرف آپ یہ بھی فرماتے ہیں۔ کہ اگر میری وحی قرآن کے خلاف ہو۔ تو اسے تھوک کی طرح پھینک دو۔ اسی طرح اگر کسی بڑے آدمی کی اولاد مسیحؑ کے مشن کو توڑنا چاہتی ہے یا مسیح موعودؑ کی اولاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشن کو توڑنا چاہتی ہے۔ تو ہم بغیر کسی ڈر کے اس پر لعنت کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ یہ بدبخت جس درخت کے سائے میں بیٹھا ہوا ہے۔ اسی درخت کی جڑ پر تبر رکھنا چاہتا اور اسے کاٹ کر پھینک دینا چاہتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں

اگر یہ خبیث کامیاب ہو جائیں۔ تو کسی اور کو کوئی فائدہ ہو یا نہ ہو۔ مرزا صاحب معوذ باللہ ضرور کذاب ثابت ہونگے اور دنیا کہے گی۔ کہ جس مشن کے لئے وہ کھڑے ہوئے تھے۔ اس میں وہ ناکام ہو گئے۔ پس ہمیں کم از کم تین سو سال تک تو اکٹھا رہنا چاہیئے۔ تاکہ ہم عیسائیت کا مقابلہ کر سکیں۔ اور اسلام کو

دنیا کے کونہ کونہ میں

پھیلا سکیں۔

ہم حضرت خلیفہ اول رضی کا بڑا ادب کرتے ہیں

مگر یہ لوگ بتائیں تو سہی کہ وہ کون سے ملک ہیں جن میں مولوی نور الدین صاحبؓ نے اسلام کی تبلیغ کی۔ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ اور ایشیا میں وہ کوئی ایک ملک ہی دکھا دیں جس میں انہوں نے اسلام پھیلایا ہو۔ مگر

ملک میں میں نے مبلغ بھجوائے

یورپ کی ہر مسجد میں نے بنوائی اور بیرونی ممالک میں ہر مشن میں نے قائم کیا۔ اگر اس کو مٹا دیا جائے اگر اس کو مٹا دیا جاسکے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعوے میں بالکل ناکام ثابت ہوتے ہیں۔ پس میری موت اور میری ناکامی میری موت اور ناکامی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کی موت اور ناکامی ہے اور مسیح موعودؑ کے مشن کی موت اور ناکامی

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے مشن کی موت اور ناکامی ہے۔ اب جس کا دل چاہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کر دے۔ مگر وہ یاد رکھے اگر وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرے گا۔ تو خدا کے ہاتھ میں بھی تلوار ہے جس سے وہ بچ نہیں سکے گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھو

آپ پر جب گورداسپور میں کرم دین کے ساتھ مقدمہ تھا تو آپ کے پاس رپورٹ پہنچی۔ کہ آریوں نے مجسٹریٹ کو سزا دینے پر آمادہ کر لیا ہے اور ہمیں اس کے مقابلہ کے لئے کوئی تدبیر اختیار کرنی چاہیئے۔ یہ رپورٹ لانے والے خواجہ کمال الدین صاحب تھے آپؑ نے جب یہ بات سُنی۔ تو اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا۔ خواجہ صاحب آپ گھبراتے کیوں ہیں خدا کے شیر پر ہاتھ ڈالنا کوئی آسان کام ہے؟ میں خدا کا

شیر ہوں اگر وہ مجھ پر ہاتھ ڈالے گا۔ تو میرا خدا اُسے تباہ کر دے گا۔ پس یہ باتیں روحانی طور پر تو سب حقیقت ہیں۔ لیکن خدا کے سامنے جواب دہی کے لحاظ سے بڑی اہم ہیں اور جماعت کو ان کی اہمیت سمجھنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

میں نے دیکھا ہے

جماعت میں سے بعض بیوقوف ایسے ہیں۔ جو کہہ دیتے ہیں۔ کہ ان باتوں میں کیا رکھا ہے ہمارے سلسلہ کا خدا حافظ ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں ابوبکرؓ کی اولاد میں سے ہی ایک خبیث نے کیا کیا۔ اور گو وہ بعد میں تائب ہو گیا مگر بہرحال وہ فتنہ پھیلانے والوں کے ساتھ شامل ہوا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کا اتحاد پارہ پارہ ہو گیا۔ تم سوچو کہ کیا خدا تعالیٰ کی نگاہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کم عزت تھی اور مرزا صاحب کی زیادہ عزت ہے۔ انہوں نے بھی اس وقت یہی سمجھا تھا کہ

اسلام کا خدا حافظ ہے

اور انہوں نے فتنوں کا مقابلہ کرنے میں سستی دکھائی مگر اس کا جو نتیجہ نکلا اُس پر ہر مسلمان آج تک خون کے آنسو بہاتا ہے۔ دیکھو حضرت علیؓ نے گو ظاہر میں اس فتنہ میں حصہ نہیں لیا۔ مگر فتنہ انگیزوں کا مقابلہ کرنے میں ان سے کچھ سستی ہوئی۔ آخر حضرت عثمانؓ مارے گئے اور اس کے بعد حضرت علیؓ بھی مارے گئے اور پھر حضرت حسنؓ کو معاویہ کے آگے اپنا سر جھکانا پڑا۔ اور ان سے ذلیلانہ صلح کرنا پڑا پھر

حضرت امام حسینؓ شہید ہوئے

اور ان کے ساتھ اہل بیت کے اور بھی کئی افراد شہید ہوئے۔ بے شک آخر میں حضرت علیؓ نے بڑی قربانی کی تھی۔ چنانچہ تاریخ میں لکھا ہے کہ جب انہوں نے دیکھا کہ فتنہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ تو انہوں نے اپنے بیٹوں حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر کہا کہ تم جاؤ اور حضرت عثمانؓ کے مکان کا پہرہ دو۔ لیکن چونکہ وہ بچے تھے ان سے غلطی یہ ہوئی کہ وہ آپ کے مکان کی دیوار کے ایک طرف پہرہ دیتے رہے۔ اور حملہ آور دوسری طرف سے کود کر اندر آ گئے۔ اور انہوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا۔ پس انہوں نے حضرت عثمانؓ کی حفاظت کی کوشش تو کی مگر اس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے

اس فتنہ کے متعلق

بھی باہر سے جو خطوط آ رہے ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض تجربہ کار آدمی بھی اس شخص کے دھوکہ میں آ گئے تھے۔ مثلاً پشاور کے مربی نے ہی لکھا کہ اس نے جو کہا کہ میاں بشیر احمد صاحب اور عبد الوہاب کی چٹھیاں میرے پاس ہیں تو میں نے سمجھا کہ یہ کوئی مشتبہ آدمی نہیں۔ حالانکہ وہ تو مربی ہے اور مربی کو بہت ہوشیار رہنا چاہیئے۔ راولپنڈی سے وہاں کے قائد کی جو ایک نوجوان شخص ہے رپورٹ آئی ہے کہ جب یہ میرے پاس آیا۔ تو اسے دیکھتے ہی میں استغفار پڑھنے لگ گیا۔ اور سمجھ گیا کہ یہ شیطان ہے۔ جو میرے سامنے آیا ہے۔ اس کے بعد وہ مجھے کہنے لگا کہ یہاں سے مری کو کوئی بسیں جاتی ہیں؟ میں نے کہا یہاں تو کئی اڈے ہیں اور بسیں آتی جاتی ہیں تم کسی اڈے پر چلے جاؤ تمہیں بس مل جائے گی۔ اس پر وہ شور مچانے لگ گیا اور کہنے لگا کیا مجھے اس کا علم نہیں تھا۔ میں تو بڑے بڑے امیروں اور قائدوں کو دیکھتا پھرتا ہوں۔ کہ ان کا عمل کیسا ہے اور وہ کہتے کیا ہیں اور کرتے کیا ہیں۔ میں نے کہا اگر تم ایسے ہی نیک ہو تو ٹرک پر بیٹھ جاؤ تمہیں آپ ہی لاری مل جائے گی۔ غرض ایک بچہ سمجھ گیا کہ یہ فتنہ پرداز شخص ہے۔ مگر پشاور کے مربی صاحب دھوکہ میں آ گئے اور کہنے لگے اس نے یہ عذر کر دیا تھا وہ عذر کر دیا تھا۔

اسی طرح آج ہی

باہر سے ایک خط آیا ہے

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص مردان پہنچا اور وہاں کے امیر نے اسے اپنے پاس ٹھہرا لیا۔ ڈاکٹر محمد دین صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے اسے دیکھ کر امیر صاحب سے کہا کہ یہ تو منافق ہے۔ اور قادیان سے نکلا ہوا ہے آپ نے اسے کیوں جگہ دی ہے۔ وہ کہنے لگے مجھے تو معلوم نہیں تھا اس نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ میں نے کہا آپ امیر ہیں۔ آپ کے دل میں خدا تعالیٰ نے ضرور خرابی دیکھی ہے۔ جس کی وجہ سے آپ اس دھوکہ میں مبتلا ہو گئے ہیں

اسی طرح

یہ کوہاٹ گیا

وہاں میاں بشیر احمد صاحب کا لڑکا ڈاکٹر مبشر احمد رہتا ہے۔ یہ مبشر احمد کے پاس گیا۔ اور کہنے لگا میں احمدی ہوں اور یہاں رات رہنا چاہتا ہوں پہلے تو مبشر احمد کے دل میں کچھ نرمی پیدا ہوئی اور انہوں نے چاہا کہ اسے جگہ دے دی جائے۔ لیکن ان کی بیوی جو میری بھانجی ہیں۔ وہ کہتی ہیں میں نے اسے دیکھا تو میں نے کہا یہ تو بڑا خبیث آدمی نظر آتا ہے اسے جلدی یہاں سے نکالو۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ نام کیا ہے اس نے کہا اللہ رکھا وہ کہنے لگیں یہ تو قادیان سے نکالا ہوا ہے۔ اسے کہو کہ فوراً یہاں سے چلا جائے چنانچہ انہوں نے اسے اپنے مکان سے نکال دیا۔ اس پر وہ کہنے لگا۔ دیکھ لیا مسیح موعودؑ کی اولاد کو مجھے نہیں پتہ تھا کہ ایک احمدی کے مظہر انے میں بھی اتنے بخل سے کام لیا جائے گا

اب دیکھو

پہلے مبشر احمد کچھ نرم ہوا مگر پھر بیوی کے کہنے پر ہوشیار ہو گیا۔ اور جب اس نے نام لیا تو وہ سمجھ گئیں اور انہوں نے کہا کہ اس خبیث کو یہاں سے جلدی نکالو۔ اس کے بعد وہ چلا گیا اور اس نے وہاں کے امیر جماعت کی معرفت انہیں گالیوں سے بھرا ہوا خط لکھا کہ مجھے پتہ نہیں تھا مسیح موعودؑ کی اولاد اتنی بے ایمان ہو چکی ہے۔ میں تو یہاں احمدیوں کی خدمت کرنے کے لئے آیا تھا۔ حالانکہ در حقیقت وہ احمدیوں کی خدمت کرنے کے لئے نہیں بلکہ احمدیوں کے دشمنوں کی خدمت کرنے کے لئے آیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس لڑکے کو بچا لیا۔ (الفضل ۸/۸ ص ۲)

بقیہ ریزولیوشن جماعت احمدیہ کلکتہ (صفحہ ۲ سے آگے)

ساتھ کوئی رواداری برتنے کو تیار نہیں ہیں جو نظام خلافت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف منافقت پھیلانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں صحیح راستہ پر گامزن رکھے۔ آمین۔

۲۔ اس کے ساتھ ہی ہم سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم حضور کے امام برحق خلیفۃ المسیح مامور وقت اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے جانشین ہونے پر کامل ایمان یقین رکھتے ہیں اور علیٰ وجہ البصیرت اعلان کرتے ہیں۔ کہ حضور ہی وہ مامور خلیفہ امام ہیں جن کے ساتھ اسلام و سلسلہ احمدیہ کا غلبہ و ترقی وابستہ ہے۔ اور حضور کی غلامی میں ہی ہمارے ایمانوں کی سلامتی ہے۔ ہم اس ایمان و یقین پر قائم رہیں گے اور اسی پر مریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

۳۔ حضور سے ہم غلامان کلکتہ درخواست کرتے ہیں کہ حضور دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمادے اور ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھے ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب آمین۔

خاکساران

۱۔ محمد شمس الدین زعیم انصار اللہ سیکرٹری تبلیغ و امیر جماعت کلکتہ۔ ۲۔ عبد السلام ولد مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری۔ ۳۔ محمد سیف الدین خانی۔ ۴۔ سید بدر الدین احمد سیکرٹری تحریک جدید۔ ۵۔ مقصود احمد ولد بخش میاں مرحوم بہاری ۶۔ محمد صدیق جانی۔ ۷۔ عبد القیوم۔ ۸۔ محمد حسین ۹۔ عبد الرشید کاردار۔ ۱۰۔ شیخ روشن علی۔ ۱۱۔ محمد یوسف بانی بقلم خود ۱۲۔ الٰہی محمد۔ ۱۳۔ سید ناصر الدین احمد ۱۴۔ مسعود احمد ۱۵۔ محمد شہاب الدین بقلم خود ۱۶۔ محمد احمد غوری سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کلکتہ۔ ۱۷۔ سعید کریم بخش۔

کارکنان دفتر نظارت امور عامہ قادیان

بخدمت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ بوساطت دفتر حفاظت مرکز ربوہ

السلام علیکم

باادب عرض خدمت ہے کہ اللہ رکھا جیسے قماش کے لوگوں کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو اعلان ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ قادیان ایسے افراد سے بیزار ہے۔ اور حضور سے عقیدت رکھتی ہے اور دعا کے لئے عرض کرتی ہے کہ اسی عقیدت پر ہم سب کی موت ہو۔ اور حضور کے اعداء اور فتنہ پرداز نامراد ہوں۔ آمین۔

نوٹ:۔ ایسی ہی ایک چٹھی نظارت امور عامہ کے کارکنان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تحریر کی۔

ادنیٰ خادم ملک صلاح الدین ناظر امور عامہ

کلکتہ کے بعض افراد

بحضور اقدس سیدنا و امامنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ بنصرہ العزیز۔

خیریت۔ کرم سری۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کوئی شریر اور بے ایمان شخص اللہ رکھا کی منافقت و بدذاتی کا علم نیز حضور کا پیغام مندرجہ اخبار ۲۵ر جولائی ۱۹۵۶ء سے مطالعہ کیا۔ اس بدذات بدنصیب کی نظام خلافت کے خلاف ریشہ دوانیوں سے بہت صدمہ ہوا۔ کہ معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کی غیرت اس کے اور اسکے ساتھیوں کے ساتھ کیا سلوک کریگی ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ۔ آمین۔

ہم غلامان حضور اقدس ان تمام منافقین کے خلاف نفرت و بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم آپکے امام وقت خلیفہ برحق امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی و رشید ہونے پر کامل ایمان و یقین رکھتے ہیں حضور ہی وہ موعود خلیفہ ہیں جنکے ساتھ اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی و غلبہ وابستہ ہے۔ حضور ہمارے لئے

خطبہ جمعہ

اگر تم اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور اسی سے مدد طلب کرو تو منافقین کی شرارتیں ھَبَاءً مّنبثًّا ہو جائینگی

قرآن کریم پر غور اور تدبر کرتے رہو کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کی چالوں کو کھول کر بیان فرما دیا ہے

سوچو اور غور کرو کہ اگر خلافت مٹ جائے تو کیا احمدیت کے ذریعہ اسلام کے غلبہ کا کچھ بھی امکان باقی رہ سکتا ہے؟

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲ راگست ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:
آجکل ہماری جماعت میں

منافقین کا فتنہ

شروع ہے چونکہ قرآن کریم میں بھی فتنوں کا ذکر آتا ہے۔ اور ان کی ساری چالیں بیان ہوئی ہیں اس لئے جماعت کے دوست علاوہ صحابہؓ کے حالات کے اگر قرآن کریم کی ان آیات کو بھی غور سے پڑھیں۔ تو انہیں ان کی ساری باتوں کا پتہ لگ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ جب منافقوں کو انکی باتیں سنائی جاتی ہیں۔ تو وہ قسمیں کھاتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ہم نے تو کوئی ایسی بات نہیں کہی اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے ان کی قسمیں کھانا ہی ان کی منافقت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ قسم ضرورت کے وقت کھائی جاتی ہے۔ اور جو شخص بلاضرورت قسمیں کھاتا ہے۔ وہ منافق ہوتا ہے۔ چنانچہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ولا تطع کل حلاف مھین (قلم ع۱) کہ تو ہر قسم کھانے والے ذلیل انسان کی اطاعت نہ کر یعنی اگر کوئی شخص تمہارے پاس آکر قسمیں کھاتا ہے۔ تو تو اس کی قسموں پر اعتبار کرتے ہوئے اس بات کو نہ مان لے۔ بلکہ تو اس کے اعمال کی طرف دیکھ اگر اس کے اعمال ذلیل نظر آئیں۔ تو اس کی اطاعت در فرمانبرداری کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص تمہارے پاس آکر قسمیں کھاتا ہے۔ اور اس کے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ اس کے اعمال ناقص ہیں وہ نماز روزہ میں سست ہے۔ نیکی اور تقوےٰ سے عاری ہے تو تمہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کا قسمیں کھانا اس کی منافقت کی دلیل ہے۔

اسی طرح

بعض لوگ کہتے ہیں

کہ فلاں شہادت سے اتنی بات تو ثابت ہو گئی اب باقی کے لئے مزید ثبوت کی ضرورت ہے۔ حالانکہ اگر کسی کا تھوڑا سا ایمان بھی کمزور ثابت ہو جائے تو اس کا باقی ایمان بھی کمزور ثابت ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کے اندر تھوڑی سی منافقت پائی جائے۔ تو معلوم ہو جائے گا کہ اس کے اندر بہت سی منافقت پائے جانے کا بھی امکان ہے۔ اگر کسی کے اندر تھوڑا سا کفر ثابت ہو جائے تو اس میں زیادہ کفر بھی پایا جا سکتا ہے مثلاً دیکھ لو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوے سے پہلے

بیت اللہ میں ۳۶۰ بُت

تھے۔ اب اگر کوئی شخص کسی ایک بُت کی پرستش کرتے پکڑا جائے۔ تو کیا وہ کہہ سکتا ہے۔ کہ میں نے تو صرف ایک بُت کی پوجا کی ہے۔ ۳۵۹ بتوں کی پوجا کرنے کا کوئی ثبوت نہیں۔ صاف بات ہے کہ جب اس نے ایک بت کی پوجا کر لی۔ تو اس کے متعلق یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ باقی ۳۵۹ بتوں کی بھی پوجا کرتا ہے۔

اسی حقیقت کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

قد بدت البغضاء من افواھھم

ان کے منہ سے بغض کی باتیں نکلی ہیں۔ جس سے ان کی دشمنی ظاہر ہو گئی ہے وما تخفی صدورھم اکبر (آل عمران ع۱۲) اور جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ اگر کسی کی منافقت کی بعض باتیں معلوم ہو جائیں تو اس کے متعلق یہ کہنا کہ اس کی دوسری باتیں ثابت نہیں ہوئیں درست نہیں ہوتا۔ اگر اس کی بعض منافقانہ باتیں ثابت ہو چکی ہیں۔ تو ماننا پڑے گا کہ باقی باتیں بھی اس کے اندر پائی جاتی ہیں۔ پھر

ہر چیز کا میلان ہوتا ہے

ایمان کا بھی میلان ہوتا ہے۔ نفاق کا بھی میلان ہوتا ہے۔ اور کفر کا بھی میلان ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص ایک نبی کی کسی پیشگوئی کے متعلق یہ کہتا ہے کہ جھوٹی نکلی ہے تو اگر اسکے متعلق یہ کہا جائے کہ وہ اس کی باقی پیشگوئیوں کو بھی درست تسلیم نہیں کرتا۔ تو ہمیں اسکے ماننے میں کوئی دریغ نہیں ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ آپ نے اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون کہ دعوےٰ نبوت سے پہلے میں تم میں ایک لمبی عمر گزار چکا ہوں کیا تم میں عقل نہیں۔ کہ میری زندگی پر غور کرو۔ اب اگر کوئی شخص کہہ دے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نعوذ باللہ فلاں برائی تھی۔ تو اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس نے صرف یہ کہا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں فلاں برائی ہے۔ باقی برائیوں کا تو اس نے ذکر نہیں کیا۔ بلکہ اگر وہ آپ کی طرف ایک جھوٹ منسوب کرتا ہے۔ تو وہ آپ کی طرف

لاکھوں اور کروڑوں جھوٹ

بھی منسوب کر سکتا ہے۔ بہرحال جو بات ان کے متعلق معلوم ہو چکی ہے وہ

قد بدت البغضاء من افواھھم

میں آجائے گی۔ اور جو بات معلوم نہیں۔ لیکن ان کے متعلق کہی جاتی ہے۔ وما تخفی صدورھم اکبر میں آجائے گی۔ یعنے اگر کسی کے اندر تھوڑا سا گند پایا جانا ثابت ہو جائے۔ تو اس کے اندر زیادہ گند کا پایا جانا بھی ماننا پڑے گا۔ پس دوستوں کو صرف ان باتوں کی طرف ہی نہیں دیکھنا چاہیئے۔ جو منافق کہتا ہے۔ بلکہ انہیں ان باتوں کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ جو اس کے اندر مخفی ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ ان سے بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔ ابھی منافقوں کو دیکھ لو جنہوں نے اب فتنہ برپا کیا ہے۔ ان کے جھوٹ ثابت ہو رہے ہیں۔ ایک منافق نے میاں بشیر احمد صاحب کے متعلق ایک بات بیان کی تھی۔ جب ہم نے راولپنڈی کے مربی سے دریافت کیا کہ اس منافق نے

میاں بشیر احمد صاحب

کے متعلق فلاں بات بیان کی تھی۔ جس کی وجہ سے میں نے اسے اپنے پاس ٹھہرنے کی اجازت دے دی۔ لیکن میاں بشیر احمد صاحب سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ بہرحال جب کوئی شخص ایک جھوٹ بولتا ہے۔ تو وہ ہزار جھوٹ بھی بول سکتا ہے۔ صرف ایک جھوٹ ثابت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اگر ایک جھوٹ ثابت ہو جائے۔ تو باقی سارے جھوٹ خود بخود ثابت ہو جاتے ہیں۔ ہماری شریعت نے

مختلف جرموں کے لئے گواہوں کی مختلف تعداد

رکھی ہے۔ کسی جرم کے لئے دو گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور کسی جرم کے لئے چار گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کسی کا ایک جرم ثابت ہو جائے۔ اور اس کے لئے دو گواہوں کی ضرورت ہو۔ اور وہ گواہ مل جائیں تو اس قسم کے اور جرم بھی اگر اس کے متعلق معلوم ہوں۔ تو وہ بھی ثابت ہو جائیں گے ان کے لئے علیحدہ گواہوں کی ضرورت نہیں ہوگی۔ سوائے اس کے کہ باقی جرموں کے لئے علیحدہ تعزیر ہو۔ مثلاً ہماری شریعت نے چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا رکھا ہے۔ اب اگر کسی شخص پر چوری کا الزام لگایا جائے۔ اور اس کے دو گواہ مل جائیں اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ تو اس کے دوسرے جرم کے لئے دو اور گواہوں کی ضرورت ہوگی۔ کیونکہ اس کے لئے اس کا دوسرا ہاتھ کاٹنا پڑتا ہے۔ اگر دوسرے جرم کی کوئی علیحدہ تعزیر نہ ہو۔ تو علیحدہ گواہوں کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔ مثلاً ایک شخص کو کسی جرم کی بناء پر اخراج از جماعت کی سزا دی گئی ہے۔ تو اس کے اس قسم کے

جرم کے لئے مزید گواہوں کی ضرورت نہیں ہوگی کیونکہ اس کے دوسرے جرم کے لئے

کوئی علیحدہ تعزیر نہیں

لیکن اگر کسی شخص کو ایک دفعہ کسی جرم کی بناء پر کوڑے لگائے گئے ہوں۔ تو اس قسم کے دوسرے جرم کے لئے وہ مزید گواہوں کی ضرورت ہوگی۔ ہاں اگر دوسرے جرم کی کوئی نئی سزا نہ ہو۔ تو اس کے پہلے جرم کے گواہ ہی دوسرے جرم کے ثبوت کے لئے کافی ہوں گے۔ کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے وما تخفی صدورھم اکبر جو ان کے دلوں میں ہے۔ وہ اس سے بڑا ہے جو ظاہر ہو چکا ہے۔ اس کے لئے دوسرے گواہوں کی ضرورت نہیں۔ اگر کسی کا ایک جرم ثابت ہو جائے گا۔ مثلاً اگر کسی کے نفاق اور کفر کی ایک بات ثابت ہو جائے۔ تو اس کی دوسری نفاق اور کفر کی باتیں بھی درست تسلیم کر لی جائیں گی۔ لیکن جن جرموں کی سزا ہاتھ کاٹنا یا کوڑے لگانا ہے۔ ان میں سے ہر نئے جرم کے لئے علیحدہ گواہوں کی ضرورت ہوگی۔ کیونکہ اسے پہلے جرم کی سزا دی جا چکی ہے اور

نئے جرم پر اور سزا

دی جائے گی۔ لیکن کسی کے نفاق اور کفر کے لئے یا اسے جھوٹا قرار دینے کے لئے پہلے دو گواہ ہی کافی ہوں گے۔ کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ قد بدت البغضاء من افواھھم۔ ان کے مونہوں سے ایک بات ظاہر ہو چکی ہے۔ اور اس کے گواہ مل گئے ہیں۔ اب اسی قسم کی اور باتوں کے ثبوت کے لئے مزید گواہوں کی ضرورت نہیں۔ اگر اس کی طرف دس ہزار باتیں بھی منافقت کی منسوب ہو جائیں تو ہم ان پہلے دو گواہوں کی وجہ سے ہی انہیں تسلیم کرتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ ان کے نتیجہ میں جو بات پیدا ہوئی ہے وہ نئی نہیں۔ ہاں اگر نئی بات پیدا ہوتی ہو۔ تو اس کے لئے اور گواہوں کی ضرورت ہوگی جیسے مثلاً گورنمنٹ چوری کے جرم کو سزا دیتی ہے۔ اگر عدالت میں کسی پر چوری کا جرم ثابت ہو جائے تو وہ اسے قید کی سزا دے گی۔ اگر وہ شخص دوبارہ چوری کرے۔ تو عدالت اس کے لئے مزید گواہی مانگے گی اور کہے گی کہ پہلے جرم کے دو گواہ ملے۔ تو ہم نے اسے قید کر دیا تھا۔ اب اسے مزید قید کی سزا دی ہوگی۔ اس لئے نئے گواہوں کی ضرورت ہے۔ غرض سزا کے تکرار کے ساتھ گواہوں کے تکرار کا تعلق ہوتا ہے۔ اور اگر

سزا میں تکرار نہیں

تو پھر گواہوں میں بھی تکرار اور اعادہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پس جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ کسی شخص کی منافقت کے ظاہر ہونے پر ہر نئے الزام کے لئے نئے گواہوں کی ضرورت ہے۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ نئے گواہوں کی اسی وقت ضرورت ہوتی ہے جب نئی سزا دینی ہو۔ اگر نئی سزا نہیں ملنی۔ تو نئے گواہوں کی بھی ضرورت نہیں۔ سیدھی بات ہے کہ اگر ایک شخص ایک دفعہ مردار کھا لے تو اس کے دوسری دفعہ مردار کھا لینے سے کیا بنتا ہے۔ اس کے ایک دفعہ مردار کھا لینے سے یہ ثابت ہو جائیگی۔ کہ اس کی ذہنیت گند کی طرف مائل ہے۔ اگر وہ دوسری دفعہ مردار کھا لے۔ تو ایک ہی بات ہے۔ ہاں اگر ایک دفعہ مردار کھانے کی سزا اور ہو۔ اور دوسری دفعہ مردار کھانے کی سزا اور ہو۔ تو ہم دوسرے الزام کے لئے نئے گواہ طلب کریں گے۔ پس نئے گواہوں کی اس وقت ضرورت ہوگی۔ جب نئی سزا ملنی ہو۔

بہر حال اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وما تخفی صدورھم اکبر

جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ بہت بڑا ہے اور چونکہ دلوں کی صفائی خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ اس لئے صرف ریزولیوشن پاس کر کے بھجوا دینے سے کچھ نہیں بنتا۔ کیونکہ منافق جو منصوبہ سوچتا ہے۔ وہ دل میں سوچتا ہے۔ میں نے سفر سے واپس آتے ہی دوستوں کو

اپنی ایک رؤیا

سنائی تھی۔ اس رؤیا میں بھی ان ہی لوگوں کی منافقت کی طرف ہی اشارہ تھا۔ میں نے خواب میں ایک عورت کے متعلق دیکھا کہ اس نے مجھ پر مسمریزم کا عمل کیا ہے۔ اور اس کا اثر مجھ پر ہو گیا ہے۔ لیکن جب میں اس کی اس حرکت سے واقف ہو جاتا ہوں۔ تو میں اسے کہتا ہوں کہ تو نے میری بے خبری کے عالم میں مجھ پر مسمریزم کیا تھا۔ اب مجھے خبر ہو چکی ہے۔ اور اب میں تیرا مقابلہ کروں گا۔ اب تو مجھ پر عمل کر کے دیکھ لے۔ پھر میں اسے خواب ہی میں کہتا ہوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ رضا فرماتی ہیں۔ آپ کھانا کھاتے اور بھول جاتے۔ کہ آپ نے کھانا کھایا ہے یا نماز پڑھتے تو بھول جاتے کہ آپ نے نماز پڑھی ہے یا نہیں

حضرت عائشہ رضا فرماتی ہیں

کہ اس جادو کا اثر تھا۔ جو یہودیوں نے آپ پر کیا تھا۔ ہم جادو کے تو قائل نہیں ہاں یہ ایک تدبیر تھی۔ جو لیگی۔ اور مکر السیئۃ بھی ایک قسم کا جادو ہی ہوتا ہے۔ خواب میں میں نے اس عورت سے یہی کہا۔ کہ تو مجھ پر اب جادو کر کے تو جانوں۔ چنانچہ اس نے مجھ پر توجہ کی۔ تو اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اس کے بعد میں نے اس کی انگلی پر توجہ کی۔ تو وہ اکڑ گئی۔ پھر ایک مرد آیا۔ اور اس نے اس کی اس انگلی کو ٹھیک کرنا چاہا۔ لیکن وہ ٹھیک نہ ہوئی۔ میں نے اس مرد سے خواب میں کہا کہ اب یہ انگلی ٹھیک نہیں ہوگی۔ اس عورت نے بے خبری کے عالم میں مجھ پر توجہ کر لی تھی۔ اب مجھے علم ہو گیا ہے۔ اب میں نے بھی اس پر توجہ کی ہے۔ اور تم میں یہ طاقت نہیں۔ کہ میری توجہ کے اثر کو زائل کر سکو۔ سو ان لوگوں نے بھی میرے ولایت جانے کو غنیمت جانا۔ اور خیال کیا کہ اب خلیفہ باہر ہے۔ ہم جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن ان بے وقوفوں نے یہ نہ جانا کہ

خدا تعالےٰ میرے ساتھ ہے

یہ لوگ باوجود ارادہ کے میری غیر حاضری میں کچھ نہ کر سکے۔ بلکہ ان کی شرارت کا وقت کھسکتے کھسکتے میری واپسی تک آ گیا۔ چنانچہ جو گواہیاں ملی ہیں۔ وہ بتاتی ہیں۔ کہ بات دراصل اس وقت شروع ہو گئی تھی جب میں ولایت گیا تھا۔ لیکن وہ نکلی اس وقت جب میں واپس آ گیا۔ تا اگر کوئی کارروائی کی جائے تو میرا وجود اور میری دعائیں بھی اس کے ساتھ شامل ہوں۔ اللہ تعالےٰ کی عجیب حکمت ہے۔ کہ جتنی گواہیاں ملی ہیں۔ وہ بتاتی ہیں۔ کہ یہ فتنہ اس وقت اٹھا یا گیا تھا جب مجھ پر بیماری کا حملہ ہوا تھا۔ ۲۶؍ فروری ۵۵ء کو مجھ پر بیماری کا حملہ ہوا تھا۔ اور یہ باتیں مارچ ۵۵ء کی ہیں۔ لیکن ظاہر ہوئیں ۵۶ء میں آ کر۔ اور اب

میں ان کا ہر طرح مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہوں

گویا وہی رؤیا والی بات ہوئی۔ جو میں نے اس عورت سے کہی تھی۔ کہ تم نے بے خبری میں مجھ پر حملہ کر لیا تھا۔ اب میں باخبر ہو چکا ہوں اگر اب تم مجھ پر حملہ کرو۔ تو جانوں۔ یہ کتنا بڑا نشان ہے۔ جو ظاہر ہوا۔ پھر دیکھو یہ رؤیا کتنی کامل ہے۔ اس میں حدیث بخاری کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ کہ حضرت عائشہ رضو فرماتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض دفعہ نماز پڑھتے تو فرماتے۔ کیا میں نے نماز پڑھی ہے۔ اس پر ہم بتاتے۔ کہ ہاں آپ نے نماز پڑھ لی ہے یا کھانا کھاتے اور پھر میں دریافت فرماتے۔ کہ کیا میں نے کھانا کھایا ہے۔ تو اس پر ہم بتاتے۔ کہ ہاں آپ نے کھانا کھا لیا ہے اور

اس کی وجہ یہ تھی

کہ آپ پر یہودیوں نے جادو کر دیا تھا۔ دراصل یہ جادو نہیں تھا۔ بلکہ یہودیوں اور دوسرے دشمنوں نے آپ کی صحت کو خراب کرنے کے لئے توجہ ڈالنی شروع کر دی تھی۔ اور توجہ کا اثر ہو جاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضو فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ میں جموں سے قادیان آ رہا تھا کہ ایک سکھ لڑکا مجھے ملا۔ اور اس نے کہا میں پہلے بڑا نیک ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب میرے دل میں

دہریت کے خیال

پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ آپ مرزا صاحب سے میرا ذکر کریں۔ اور ان سے اس کا علاج دریافت کر کے مجھے بتائیں۔ وہ سکھ لڑکا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑا معتقد تھا۔ اور آپ کی کتابیں پڑھا کرتا تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے تھے کہ قادیان آ کر میں نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دائیں بائیں دہریت کے خیالات رکھنے والے بیٹھتے ہیں اسے کہیں کہ وہ اپنی جگہ بدل لے۔ اس کے خیالات درست ہو جائیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضو فرمایا کرتے تھے۔ میں نے اس سکھ لڑکے کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچا دیا۔ چنانچہ اس نے اپنی جگہ بدل لی۔ جب میں دوبارہ قادیان آنے لگا۔ تو مجھے نتیجہ معلوم کرنے کا شوق تھا۔ وہ میرے پاس آیا تو

میں نے اس سے دریافت کیا

کہ اب کیا حال ہے۔ اس نے کہا جس دن سے میں نے اپنی جگہ بدلی ہے میرے سارے وساوس دور ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ یہی بات یہاں ہے اگر بعض لوگ کسی شخص کو اپنا دشمن خیال کریں اور اس پر توجہ کرنی شروع کر دیں۔ کہ وہ بیمار ہو جائے تو آہستہ آہستہ اس کا دماغ اثر قبول کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور وہ اس وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ میں بیمار ہوں۔ مجھ پر بھی اثر ہوا۔ مگر ۲۹؍ جولائی کو نو بجے صبح مری میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے۔ کہ الحمد للہ اللہ تعالےٰ نے تو مجھے بالکل اچھا کر دیا مگر میں

اپنی بدظنی اور مایوسی کی وجہ سے اپنے آپ کو بیمار سمجھتا ہوں"۔

یعنی مجھے اپنے نفس پر بدظنی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو پوری طرح جذب نہیں کرتا۔ اور بیماری کے متعلق یہ مایوسی ہے کہ وہ ابھی دور نہیں ہوئی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے

مجھے بالکل صحت عطا فرما دی ہے

عجیب بات ہے کہ یہی بات مجھے جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے ڈاکٹروں نے کہی۔ ایک بہت بڑے ڈاکٹر نے مجھے کہا کہ آپ بالکل اچھے ہیں۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ میرے علاوہ یہاں کے سوا جتنے ڈاکٹروں سے بھی اپنا معائنہ کرائیں۔ تو وہ یہی کہیں گے۔ کہ آپ بالکل اچھے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ آپ انہیں بتائیں نہیں۔ کہ آپ پر فالج کا حملہ ہو چکا ہے۔ اگر آپ بتا دیں گے تو وہ بھی وہم کرنے لگ جائیں گے۔ پھر اس نے کہا۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ غیر معمولی رنگ میں کام کر رہے تھے۔ کہ یک دم آپ بیمار ہو گئے اب اگرچہ آپ تندرست ہو گئے ہیں۔ لیکن آپ کا دماغ بیماری کے خیال میں دب گیا ہے۔ اگر آپ اس خیال کو اپنے دماغ سے نکال دیں تو آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔ اور یہی بات اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں بتائی ہے۔ کہ میں بدظنی اور مایوسی کی وجہ سے

اپنے آپ کو بیمار سمجھتا ہوں

ورنہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بالکل صحت عطا فرما دی ہے۔ چنانچہ یہ بالکل درست ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بیماری کا کوئی اثر باقی نہیں رہا۔ صرف کام کرنے کے بعد ایک کوفت سی میں اپنے جسم میں محسوس کرتا ہوں۔ لیکن یہ ایک طبعی امر ہے۔ کیونکہ جب انسان پر کسی بیماری کا حملہ ہو چکا ہو۔ تو وہ جسمانی طور پر کمزور ہو جاتا ہے۔ پھر میری عمر بھی زیادہ ہو چکی ہے۔ مگر یہ خدا تعالیٰ کا نشان ہی ہے۔ کہ میں نے ان دنوں میں قرآن کریم کے بائیس پاروں کا ترجمہ مکمل کر لیا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ نے طاقت دی۔ تو اگست کے آخر یا ستمبر کے شروع میں سارا ترجمہ ختم ہو جائے گا۔ اب ایک تندرست آدمی بھی اتنا علمی کام اتنے تھوڑے عرصہ میں نہیں کر سکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کام کے کرنے کی توفیق عطا فرما دی اور

یہ ثبوت ہے

اس بات کا اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت دے دی ہے۔ آخر دنیا میں بڑے بڑے علماء موجود ہیں۔ انہیں کیوں یہ توفیق نہیں ملتی۔ کہ وہ اتنے قلیل عرصہ میں قرآن کریم کا ترجمہ کر دیں۔ اور پھر یہ ترجمہ معمولی ترجمہ نہیں بلکہ جب یہ چھپے گا۔ تو لوگوں کو پتہ لگے گا کہ یہ ترجمہ کیا ہے تفسیر ہے۔ پس جو کام بڑے بڑے علماء پانچ سال کے عرصہ میں بھی نہیں کر سکتے تھے۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میں نے تھوڑے عرصہ میں کر لیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت دے دی ہے اور

خدا تعالیٰ کے تازہ الہام سے

بھی اس کی تائید ہوتی ہے لیکن اگر کوئی شخص مجھ سے سوال کرے کہ پھر آپ اپنے آپ کو بیمار کیوں سمجھتے ہیں۔ تو مجھے اس کا یہی جواب دینا پڑے گا۔ کہ میں صرف بدظنی اور مایوسی کی وجہ سے اپنے آپکو بیمار سمجھتا ہوں۔ ورنہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ نے مجھے تندرست کر دیا ہے۔ ہر حال میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انہیں اس موقعہ پر ہوشیار رہنا چاہیئے اور چونکہ یہ معاملہ آسمانی ہے اس لئے انہیں دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ منافق کا علاج سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ ہمارے ریزولیوشن صرف اس کو ہوشیار کر دیتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ جو دلوں کا واقف ہے جانتا ہے۔ کہ اس کی اصلاح کیسے کی جا سکتی ہے چنانچہ دیکھ لو۔ جماعت کے منافق لوگ اب قسمیں کھا کھا کر

منافقوں کے متعلق شہادتیں

دے رہے ہیں۔ لیکن ان سے کوئی پوچھے کہ وہ سال یا چھ ماہ تک کیوں خاموش رہے تھے۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں، کہ کوئی لکھتا ہے۔ سال ہوا میں نے یہ بات دیکھی تھی۔ اب میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اسے ظاہر کر دوں۔ کوئی لکھتا ہے۔ چھ ماہ ہوئے میں نے یہ واقعہ دیکھا تھا۔ اب میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اسے ظاہر کر دوں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس وقت تک

خدا تعالیٰ کا منشاء

یہ تھا۔ کہ یہ معاملہ مخفی رہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اسے ظاہر کر دیا جائے گویا جب خدا تعالیٰ نے چاہا۔ کہ پردے پھاڑ دیئے جائیں۔ اور ان منافقوں کو ننگا کر دیا جائے تو وہی لوگ جو ایک ایک سال تک بزدلی دکھاتے رہے تھے۔ دلیر ہو گئے۔ اور جو چھ ماہ تک ان باتوں کو چھپاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کہا۔ اب بزدلی دور کر دو۔ اور پلید ظاہر کر دو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے گذشتہ جلسہ کے موقعہ پر یہ بات سنی تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ شوریٰ کے دنوں میں یہ بات ہوئی تھی۔ اور ایک شخص نے تو یہاں تک کہا ہے۔ کہ ۱۹۴۵ء میں یہ بات ہوئی۔ اب دیکھو ۱۹۴۵ء والے نے دو سال یا اس سے زائد عرصہ تک اس بات کو چھپائے رکھا ۱۹۵۵ء والے نے ایک سال تک بات کو مخفی رکھا جلسہ سالانہ والے نے سات ماہ تک بزدلی دکھائی۔ شوریٰ والا پانچ ماہ تک چھپا رہا۔ اور اب آ کر یہ سب لوگ بہادر بن گئے۔ اور انہوں نے سمجھا۔ کہ حقیقت ظاہر کر دینی چاہیئے۔ یہ چیز بتاتی ہے کہ

اس کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے

جب اس نے کہا منہ بند رکھو۔ تو منہ بند رہے اور جب اس نے منہ کھولنے کے لئے کہا۔ تو وہ کھل گئے۔ اس لئے تم اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے ہی کہو۔ پھر دیکھو گے۔ کہ منافقت کی یہ سب باتیں ھباءً منثوراً ہو جائیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت تم پر نازل کر دے گا۔ بشرطیکہ تم اپنے دلوں میں نیکی قائم کرو۔ میں تمہیں ایک چھوٹی سی بات کہتا ہوں۔ کہ تم ایک ایک دو دو کر کے غور کرو اور سوچو۔ کہ اگر خلافت مٹ جائے۔ تو کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا کوئی بھی امکان ہو سکتا ہے۔ کہ تین سو سال میں احمدیت ساری دنیا پر غالب آ جائیگی چاہے کوئی شخص کتنا ہی بے وقوف ہو۔ اگر وہ پندرہ منٹ کے لئے بھی اس بات پر غور کرے۔ تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا۔ کہ اگر تین سو سال میں احمدیت ساری دنیا میں غالب نہ آئی۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت دنیا میں ہرگز قائم نہیں ہو سکتی۔

سیدھی بات ہے

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تو دلیس نکالا ابھی سے مل جائے گا۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا آخری حربہ تھا۔ کہ اس نے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایک نئی جماعت کو قائم کیا۔ تاکہ وہ اسلام کو دنیا میں غالب کرے اگر ان منافقین کی شرارتوں اور منصوبوں کے ذریعہ اس جماعت کو ناکام کر دیا گیا۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت ختم ہو جائے گی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعوے میں یقیناً ناکام ہو جائیں گے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اور مامور بھیجے تو بھیجے۔ احمدیت کے ذریعہ اسلام دنیا میں غالب نہیں آ سکتا۔ اب جو شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دشمن ہے اور ان کی ناکامی کا متمنی ہے وہ تو اس بات کو برداشت کر لیگا۔ لیکن جو سچا مومن ہے وہ اپنی موت تک دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت کرنے کیلئے تیار رہیگا۔ اور اس کے لئے وہ کسی بڑی سے بڑی قربانی کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا

میری ایک بھانجی ہے

جو میاں عبداللہ خان صاحب کی لڑکی اور نواب محمد علی خان صاحب مرحوم کی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے داماد اور ہمارے بہنوئی تھے پوتی ہے۔ اس نے مجھے اپنی ایک خواب سنائی۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خواب اس فتنہ کے متعلق ہے اس نے بتایا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ قادیان میں ہیں۔ اور ایک کھیت کے کنارے کھڑے ہیں۔ اس کھیت میں ہل چلا ہوا ہے۔ جیسے کھیتی اُگنے والی ہے۔ قریب سے ایک سانپ نکلا ہے جسے آپ نے مار دیا ہے۔ اور اسے مارنے کے بعد آپ نے کہا ہے۔ ایک سانپ تو میں نے مار دیا ہے لیکن دو سانپ مخفی ہو گئے ہیں۔ وہ کہتی ہے کہ پھر آپ بیٹھ گئے۔ اور کہا یہ سانپ مخفی ہیں۔ یعنی ان کے کاٹنے کا تو پتہ نہیں لگتا۔ لیکن ان کا زہر بڑا خطرناک ہے اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کو درد ہو رہا ہے اور آپ گھبرائے ہوئے ہیں۔ آپ کے پاس آپ کی ایک بیوی بھی بیٹھی ہیں۔

انہیں خیال پیدا ہوا

کہ سانپ آپکے بوٹ میں نہ گھس گیا ہو۔ اس لئے انہوں نے آپ کے بوٹ اور جرابیں اتاریں اس کے بعد آپ نے ہمیں نصائح کرنی شروع کر دیں۔ نصائح سنتے سنتے ہماری توجہ دعا کی طرف پھر گئی۔ چنانچہ ہم نے دعا کرنی شروع کر دی جو دعا میں نے کی وہ یہ ہے کہ اے خدا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری امیدیں پوری کر دے۔ گویا دشمن کا یہ حملہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امیدوں پر تھا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو چاہتے تھے کہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے۔ لیکن یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ایسا نہ ہو۔ کیونکہ اگر احمدیت کمزور

ہو جائے تو اسلام کے پھیلنے کی کوئی صورت نہیں رہتی۔ آخر بیالیس سال میری خلافت کو ہو گئے ہیں۔ ان بیالیس سال میں ساٹھ کروڑ مسلمانوں نے اسلام کی اشاعت میں کیا کیا ہے اسلام کی جو بھی اشاعت ہوئی ہے۔ وہ سب خلافت کی وجہ سے ہوئی ہے۔

اگر خلافت مٹ جائے

تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح بھی ناکامی میں تبدیل ہو جائے۔ دیکھ لو اگر مصر والے سویز لے لیں اور وہ فلسطین سے یہودیوں کو نکال بھی دیں۔ تو اس سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دین غالب نہیں آ سکتا۔ صرف وہ ایک چھوٹی سی حکومت بن جائے گی۔ جو جرمنی سے بھی چھوٹی ہو گی۔ مگر اس سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ تو اس میں ہے۔ کہ

اسلام دنیا پر غالب ہو

اور یہ غلبہ میری خلافت میں میرے ہی ذریعہ ہوا ہے۔ اگر کوئی شخص خلافت کو یا مجھے ناکام بنانا چاہتا ہے تو وہ گویا اسلام کے غلبہ کو روکنا چاہتا ہے۔ اب دیکھو یہ کیسی لطیف خواب ہے جو اسے دکھائی دی اگر اُسے یہ خیال ہوتا کہ مجھے سانپ نے ڈس لیا ہے۔ تو اسے یہ دعا کرنی چاہیئے تھی۔ کہ اے اللہ تو انہیں شفا دے۔ مگر وہ دعا یہ کرتی ہے کہ اے اللہ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری امیدوں کو پورا کر دے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الٰہی خواب ہے ورنہ ظاہری لحاظ سے اگر مجھے سانپ نے کاٹا تھا۔ تو وہ یہ دعا کرتی۔ کہ اے اللہ تو میرے ماموں کو شفا دیدے۔ مگر وہ یہ دعا کرتی ہے۔ کہ اے اللہ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری امیدوں کو پورا کر دے

اس کے یہ معنے ہیں

کہ ان پر جو حملہ ہوا ہے۔ وہ درحقیقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین پر ہوا ہے۔ اور اگر انہیں کچھ ہوا۔ یا ان کی خلافت کو کوئی نقصان پہنچا۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امیدیں بھی پوری نہیں ہوں گی۔ (الفضل ۷؍اگست ۱۹۵۶ء)

آج سے ۴۲ بیالیس سال پہلے کی ایک دُعا

احباب خصوصیت سے دُعاؤں میں لگ جائیں

رقم فرمودہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات ۱۹۱۴ء میں ہوئی۔ حضور کی وفات سے قبل اس وقت کے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جماعت میں فتنہ کی بنیاد رکھی جا چکی تھی۔ مولوی محمد علی صاحب مرحوم جو بعد میں پیغامی جماعت کے امیر ہو گئے تھے۔ انہوں نے حضور کی وفات سے دو تین دن پہلے ایک ٹریکٹ تیار کیا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ جماعت احمدیہ میں کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ٹریکٹ غالباً لاہور میں چھپا تھا اور قادیان سے پوسٹ کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ پیغامیوں نے انفرادی طور پر جماعت میں فتنہ پھیلانے کی کوشش بھی شروع کر دی تھی۔ حتیٰ کہ مولوی صدرالدین صاحب جو اس وقت سکول کے ہیڈماسٹر تھے بجائے سکول میں پڑھائی کرانے کے لڑکوں سے بحث مباحثہ کرتے رہتے تھے۔ اس وقت جماعت میں عجیب رجحان پیدا ہوا ہوا تھا اور فتنہ ہر شخص کو آنکھوں کے سامنے نظر آ رہا تھا۔ حضرت خلیفہ اولؓ کی بیماری جب زیادہ ہونا شروع ہو گئی تو اس وقت ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق یہ فیصلہ ہوا۔ کہ حضور کے لئے ضروری ہے کہ ان کو اپنے قادیان کے مکان سے نکال کر کسی کھلی جگہ رکھا جائے۔ اس وقت حضرت خلیفہ اولؓ کے معالج ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب تھے۔ ممکن ہے بعض اور ڈاکٹر بھی مشورہ میں شامل ہوں۔ لیکن جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے یہی لوگ تھے۔ جب ڈاکٹروں نے تبدیلی آب و ہوا کا مشورہ دیا۔ تو مولوی صدرالدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب مرحوم میں اپنے دیگر دوستوں کے مشورے طے پایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو ہائی سکول کے بورڈنگ کی اوپر کی جنوبی منزل میں لے جایا جائے۔ اور اس کے لئے بعض تبدیلیاں بھی عمارت میں کروا دیں۔ اس کی سیڑھیاں گول تھیں اور حضرت خلیفہ اولؓ بیٹھنے کے قابل بھی نہیں تھے۔ اس مشکل کو دور کرنے کے لئے انہوں نے ڈائننگ ہال کی میزوں کو اوپر نیچے رکھ کر ایک اڈہ سا بنایا کہ حضور کو سیڑھیوں پر چڑھنے کی تکلیف نہ ہو۔ بلکہ چارپائی پر اُٹھا کر ان میزوں کے اڈہ پر چار چار آدمی آپ کی چارپائی لے جائیں۔ ہمیں بعض ذرائع سے پتہ لگا کہ ان لوگوں کا منشا یہ ہے کہ اس طرح حضرت خلیفہ اولؓ کو ایسی جگہ لے جایا جائے کہ جہاں عوام الناس نہ جا سکیں۔ خاص پہرہ بھی ان کے لئے تجویز کیا گیا۔ اور طے پایا کہ پہرہ دار صرف ان آدمیوں کو جانے کی اجازت دیں۔ جن کو ان کے ڈاکٹر یعنے ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اور مرزا یعقوب بیگ صاحب پسند کریں۔ اول تو حضرت خلیفہ اولؓ کی چارپائی کو ان میزوں کے اوپر در اوپر اُٹھا کر لے جانا ایسی خطرناک بات تھی۔ کہ اگر ایک آدمی کا ہاتھ بھی پھسل جاتا تو حضور یقینی طور پر نیچے زمین پر آ گرتے۔ دوسرے وہ جگہ بھی مناسب نہیں تھی۔ تیسرے پیغامیوں کی جو تجاویز تھیں ان کے مطابق عام لوگوں کو جو ان کے خیال کے ماتحت مناسب لوگ نہ ہوں وہاں جانے کی اجازت نہ دی جاتی تھی۔ اس جگہ کھانا پکانے کا بھی انتظام نہ تھا ان باتوں کو دیکھ کر مجھے بہت تشویش پیدا ہوئی۔ میں نے اس کا ذکر اخی المکرم عزیزم میاں عبداللہ خان صاحب سے کیا (اس جگہ جملہ معترضہ کے طور پر یہ بات بھی بیان کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت خلیفہ اولؓ کے گھر میں ان کے کھانے کا انتظام بہت ناقص تھا۔ جس کو معمولی صحت کا آدمی بھی ہضم نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ نے حضور کی خدمت میں درخواست کی۔ جس کو آپ نے بڑی خوشی سے پسند فرما لیا کہ آپ کے لئے کھانا نواب صاحبؓ کے گھر میں تیار ہو کر آیا کرے جو ایک مریض کے مناسب حال ہو۔ اگرچہ اس کھانے کے متعلق بھی مجھے ذاتی طور پر علم ہوا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے لئے آیا ہوا کھانا کئی دفعہ بچوں کو کھلا دیا جاتا تھا اور آپ کے لئے نہیں رکھا جاتا تھا)

کھانے کا انتظام تو پہلے ہی حضرت نواب صاحب کے گھر میں ہو چکا تھا پہاڑی کے لئے میں نے اور میاں عبداللہ خان صاحب نے مشورہ کیا کہ نواب صاحب کو تیار کیا جائے کہ وہ حضرت خلیفہ اولؓ کو دعوت دیں کہ آپ کی کوٹھی پر تشریف لے جائیں۔ وہ کھلی جگہ تھی۔ باغ تھا۔ چارپائی اندر اور باہر حسب ضرورت نکالی جا سکتی تھی۔ اور ایسے لوگوں کا وہاں ساتھ تھا جن سے آپ کی طبیعت بہل سکتی تھی۔ اس امر کو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے بڑی خوشی سے منظور کر لیا۔ اور اس خبر کے سننے سے آپ کی طبیعت میں نشاط پیدا ہو گئی۔ جس وقت حضرت خلیفہ اولؓ کو لے جانے کا سوال پیدا ہوا۔ تو اس وقت دوست اکٹھے ہو گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ گھر سے چلنے کے بعد پہلی دفعہ چارپائی بورڈنگ کے سامنے (جہاں میزوں کا اڈہ بنایا ہوا تھا) روکی گئی۔ مجھے اس بات کا یقینی پتہ لگا کہ ان لوگوں کی رائے تھی کہ اس آخری وقت میں چارپائی روک کر کسی ترکیب سے حضرت خلیفہ اولؓ کو اس جگہ یعنے بورڈنگ میں رکھ لیا جائے۔ جس وقت چارپائی وہاں ٹھہری جہاں اس کے ٹھہرانے کی وجہ کوئی نہیں تھی۔ کیونکہ قادیان سے لے کر بورڈنگ تک ایک لمبا فاصلہ تھا۔ اور اس کے بعد تقریباً ۱۵۰ گز پر نواب صاحب کی کوٹھی رہ جاتی تھی۔ جب چارپائی وہاں روکی گئی۔ تو حضرت خلیفہ اولؓ نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو حیرت سے فرمایا۔ (میں یہ الفاظ سن رہا تھا) کہ "میں یہ اس جگہ مجھے لا رہے ہیں؟" اس فقرہ سے میں نے آپ کی طبیعت میں سخت رکاوٹ محسوس کی۔ اس وقت میں چارپائی کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔ میں نے فوراً حضرت خلیفہ اولؓ کو اونچی آواز سے کہا۔ کہ "حضور یہ صرف چلنے والوں کو آرام دینے کے لئے کیا ہے ورنہ لیے آپ نواب صاحب کی کوٹھی پر ہی جا رہے ہیں"۔ میری بات سن کر حضرت خلیفۃ المسیحؓ کو اطمینان ہو گیا۔ اور پھر ہم چارپائی لے کر آگے چل پڑے۔ میرا اونچی آواز سے بولنے کا مقصد یہی تھا۔ کہ اگر کسی کا خفیہ ارادہ ہو کہ آپ کو بورڈنگ میں لے جایا جائے۔ تو وہ بھی دب جائے۔ اور چنانچہ میں نے محسوس کیا کہ وہ دب گیا۔ میرے کہنے کے بعد کسی اور کو اس کی تردید کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

اس کے بعد خلیفہ اول رضؓ بڑے آرام سے نواب صاحبؓ کی کوٹھی پہنچ گئے۔ اور کوٹھی کے باہر کے شمالی کمرہ میں آپ کو رکھا گیا۔ باقی بیرونی سارے کمرے مہمانوں کے لئے خالی کرا دیئے گئے۔ کافی جگہ تھی جس سے سب لوگوں کو آرام اور سکون ملا۔ نواب صاحبؓ کے گھر سے صرف حضرت خلیفہ اول رضؓ کے لئے ہی نہیں بلکہ باقی سارے خاندان اور سارے مہمانوں کے لئے کھانا پک کر آتا رہا۔ اور آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی اکثر اوقات وہیں رہتے تھے۔ اسی مکان میں حضرت خلیفہ اولؓ نے وصیت فرمائی۔ کہ آپ کے بعد ان کا ایک جانشین ہو۔ اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے یہ وصیت مولوی محمد علی صاحب مرحوم سے پڑھوائی گئی تھی حضرت خلیفہ اول رضؓ کو چونکہ اس بات کا علم تھا کہ یہ لوگ خلافت کے مخالف ہیں اس لئے اونچی آواز سے ان سے وصیت پڑھوائی۔ تاکہ انہیں کوئی بہانہ بعد میں ہاتھ نہ آسکے۔ لیکن بہانہ کرنیوالوں نے بہانہ کیا۔ اگرچہ کوئی حقیقی جواب ان کے پاس نہیں تھا کہ جب حضرت خلیفہ اولؓ نے وصیت پڑھوائی۔ اور اس میں اپنے بعد جانشین کا ذکر کیا تھا۔ تو مولوی محمد علی صاحب مرحوم اگر دیانتدار ہوتے تو اسی وقت کہتے کہ حضرت یہ وصیت کیسی ہے ہم تو خلافت کو مانتے ہی نہیں۔ مگر ان کی جبلّی بزدلی نے ان کو کچھ کرنے نہیں دیا۔

میرا مقصد اس مضمون سے ایک دعا کا ذکر کرنا ہے۔ جس کی خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق دی۔ اس لئے میں ان واقعات کا ذکر نہیں کرتا۔ جو اس وقت پیدا ہوئے۔ اور جنہوں نے جماعت میں ایک زلزلہ ڈال دیا۔ میرے خیال میں یہ باتیں میں نے سنا بیان کی ہیں۔ ان کا ذکر پہلے کسی اخبار میں نہیں ہوا۔ اور جماعت کے اکثر احباب ان واقعات سے ناواقف ہیں۔ میرا مضمون پڑھ کر ان کو یہ واقعات بھی معلوم ہو جائیں گے۔

حضرت خلیفہ اول رضؓ کی وفات جمعہ کے روز ہوئی۔ ہم لوگ جمعہ پڑھنے کے لئے آئے ہوئے تھے میں جمعہ کے بعد جلدی جلدی چل پڑا۔ کہ حضرت خلیفہ اولؓ کی طبیعت معلوم کروں۔ میں اس وقت اس گلی میں سے گزر رہا تھا۔ جو اخی المکرم مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان سے اور بعد میں بنے ہوئے قصر خلافت کے ساتھ سے گزرتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی دائیں جانب ایک سکھوں کا مکان ہے۔ جب میں یہاں سے گزر کر سکھوں کے مکان کے مقابل پہنچا ہوں تو ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ اور اس نے اطلاع دی۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں نے اسوقت بغیر کچھ سوچے کے تیزی کے ساتھ بھاگنا شروع کیا۔ لیکن میں نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ مجھے خیال آیا۔

کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ تو وفات پا چکے ہیں۔ بھاگنے سے کیا فائدہ۔ جماعت کے حالات بہت منتشر حالت میں ہو گئے ہیں۔ میں تیسرے قدم پر کھڑا ہو گیا۔ اور بڑے الحاح کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی۔ کہ "الٰہی خلیفہ اولؓ تو فوت ہو گئے ہیں۔ اب جماعت کو فتنوں سے محفوظ رکھنا"۔ میں کافی عرصہ تک اسی حالت میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگتا رہا۔ اور پھر آہستہ آہستہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی گلی میں سے ہو کر نواب صاحب کے مکان کی طرف چل پڑا۔ اس دعا کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے اور ہمارے سب خاندان کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھا۔ حتیٰ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا انتخاب ہو گیا

میرا یہ چند سطور لکھنے سے یہ مقصد ہے کہ حقیقتہً میں دعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہے۔ جس سے انسان مصائب، تکلیفوں اور فتنوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں فتنوں سے محفوظ رکھا۔ اور جماعت کے اکثر حصہ کو بھی ان فتنوں میں پڑنے سے بچا لیا۔ اس وقت یہ فتنہ دوبارہ ایک اور شکل میں کھڑا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس سے ہر طرح محفوظ رکھے۔ اب جس کو بھی میرا یہ مضمون ملے دعاؤں میں لگ جائے۔ صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ اپنے بیوی بچوں کو خاص طور پر اور اپنی جماعت کے ہر فرد کو عموماً اس میں شامل کرے تاکہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صرف آپ کو ہی محفوظ نہ رکھے بلکہ آپ کی آل اولاد بھی ہمیشہ ہمیش کے لئے ان فتنوں سے محفوظ رہے۔ آمین۔

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ ایک چھوٹا سا فتنہ ہے اور ایک ادنیٰ درجہ کا ذلیل آدمی اس کا پروپیگنڈا کر رہا ہے اسکے خلاف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس خدر ندرے سے مخالفت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ فتنے ہمیشہ ابتداءً چھوٹے ہی ہوا کرتے ہیں۔ اور اگر وقت پر ان کو نہ سنبھالا جائے۔ تو اتنے پھیل جاتے ہیں کہ پھر کسی انسان کے بس کی بات نہیں رہتی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں فتنہ کی ابتدائی حالت یہی تھی۔ کہ بعض لوگوں نے آپ کے بعض عاملوں کے اوپر الزام دیئے اور انکی تحقیق کیلئے رپورٹ کی یہ ظاہرا طور پر ایک چھوٹی سی بات نظر آتی تھی۔ لیکن فتنہ پھیلانیوالے ایک سکیم کے ماتحت کام کر رہے تھے۔ جس کا انجام خلیفہ ثالث کی شہادت پر ہوا۔ کسی فتنہ کو کبھی چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیئے۔ خصوصاً جبکہ مرکز اس کو اہمیت دیتا ہو۔ کیونکہ مرکز میں ایسے حالات پہنچتے ہیں۔ جن کا عام جماعت کو پتہ بھی نہیں ہوتا۔ اس لئے میں پھر آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس فتنہ کو چھوٹا نہ سمجھیں بلکہ بہت بڑا فتنہ سمجھیں۔ یہ صرف اللہ رکھا کی کارروائی نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے ایک گروہ ہے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے

میں سمجھتا ہوں کہ وہ منافق جو اپنے آپ کو ہماری جماعت کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ان کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ مگر باہر سے مدد کرنے والے کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ اس لئے آپ دعا کریں۔ تاکہ خدا تعالیٰ ہمیں

اور ہماری اولادوں کو اس سے کلیتہً محفوظ رکھے۔ اس فتنہ سے بھی اور اگر خدا تعالیٰ کی تقدیر میں اور فتنے بھی ہوں۔ تو ان سے بھی۔

خاکسار مرزا شریف احمد از ربوہ ۸-۸-۵۶

خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان دھرو

فرمایا:-

"تم نے جس شخص کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ اقرار کیا ہے۔ کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال، اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے۔ وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ تمہاری جانیں اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔ . . . . میں سمجھتا ہوں ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ وہ میری اس تحریک پر آگے آ جائے گا۔ وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرے گا۔ اس کا ایمان کھویا جائے گا"

"اب وقت تمہارے لئے بہت نازک ہے۔ اس لئے بہت احتیاط کرو۔ اب تم ایسے مقام پر ہو کہ اس سے پیچھے قدم ہٹانا ہلاکت کا موجب ہوگا۔ پس "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتے ہوئے آگے قدم بڑھاتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ موت تم کو خدا تعالیٰ کی گود میں ڈال دے"۔

"مومن کا قول اور عمل برابر ہونا چاہیئے۔ غیر مومن جو کہتا ہے ضروری نہیں اُسے پورا بھی کرے۔ لیکن مومن جو کچھ وعدہ کرتا ہے اُسے سنجیدگی کے ساتھ سو فیصدی پورا کرتا ہے"۔

"یاد رکھو! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے مطابق (پانچ ہزاری والی پیشگوئی) اسلام کی فتح کی بنیاد احمدیت کے غلبہ کی بنیاد۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کے دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد ازل سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے"۔

"یاد رکھو! خدا کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ۔ جس کے ہاتھ کو وہ اپنا ہاتھ قرار دے۔ وہ برکت کو پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا"

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پاک مقصد کے لئے یوں دعا فرماتے ہیں۔

"اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما۔ جو لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں"۔ اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما کہ جو لوگ وعدے کریں وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔ آمین یا رب العالمین"

پس اے ہندوستانی بھائیو! جنہوں نے اب تک اپنے وعدہ اور انہیں کیا وہ جلد سے جلد پورا کریں۔ کیونکہ سال کا آخری حصہ آ پہنچا ہے۔ آپ نے ایک مقصد عظیم حاصل کرنا ہے۔ اس کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دو۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین

والسلام

خاکسار:-

وکیل المال تحریک قادیان

آزادی کی دسویں منزل

بقیہ صفحہ ا

رجحان اس لائن کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اور فلم بینی اسے اخلاق اطوار کو تباہ و برباد کر رہی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ بچوں کو اس تباہی سے بچایا جائے۔ اور اُن کی صلاحیتوں کو ملک کے مفید کاموں میں لگایا جائے۔ اور سکولوں کے اساتذہ کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔ کس قدر افسوسناک بات ہے۔ کہ بعض ناسمجھ والدین خود اپنے ہمراہ بچوں کو سینما لے جاتے اور اپنے ہاتھوں اپنے نونہالوں کی آئندہ زندگی کو خطرہ میں ڈالتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ جس وقت وہ خود کسی پکچر سے اپنے لئے بظاہر دماغی سکون اور تفریح حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت اس کے نوا...ات سے اُن کا بچہ خطرناک جراثیم کا شکار ہو رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح سکولوں کے بعض غیر دانشمند اساتذہ نہ صرف خود فلم بینی کے شکار ہوتے ہیں بلکہ وہ اپنے شاگردوں میں بھی تحریک کا موجب ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سینما کے بہت سے مفید پہلو بھی ہیں۔ مگر مضر پہلو فی الوقت زیادہ غالب ہیں اس لئے جہاں تک ہو سکے بچوں کو اس سے بچانا ہی زیادہ بہتر ہے۔

تیسر قابل جو ہم اس موقعہ پر اپنے اہلِ وطن کی اصلاح اور اُن کی خیر خواہی کے لئے کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ عوام کو شراب نوشی کی بد عادت سے روکنے کی نتیجہ خیز کوشش کی جائے اگرچہ اس سلسلہ میں صوبائی حکومتیں قوانین وضع کر رہی ہیں۔ لیکن قانون اُس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ عوام میں اُس سے اجتناب کی سعی نہ کی جائے۔ اگر عوام کو سمجھا بجھا کر اس بلا سے باز رہنے کی تلقین کی جائے۔ تو کامیابی کی امید کی جا سکتی ہے۔ ورنہ ہر قانون کی گرفت سے بچنے کے لئے باریک سے باریک راہیں تلاش کرنے میں انسان بڑا ہی ماہر ثابت ہوا ہے۔

یہ کام مذہبی جماعتوں اور اصلاحی سوسائیٹیوں کا ہے۔ کہ وہ ایسا ماحول تیار کریں کہ ہر شخص خود ہی اس کے بُرے نتائج سے آگاہ ہو کر اس سے اجتناب کرنے کا عہد کرے۔ ہمارے سامنے دنیا کے ہزاروں مہاپرشوں کی زندگیوں کا نمونہ موجود ہے۔ انہوں نے وعظ و نصیحت سے زیادہ کام کیا اور دنیا کی رَو کو بدل کر رکھ دیا۔

پس آج بھی اگر ہم اپنے ملک میں یہ انقلاب لانا چاہتے ہیں تو اس پرامن اور تجربہ شدہ اصول کو اپنا کر!!

خدا کرے کہ ملکی آزادی کی دسویں منزل ہمارے لئے زیادہ سے زیادہ ترقیات کے سامان لائے۔ (ز و ح)

پتہ مطلوب ہے

مکرم نجم الدین صاحب صدیقی ساکن سکندر آباد دکن کا پتہ مطلوب ہے وہ جہاں بھی ہوں اپنے پتہ سے دفتر بدر کو اطلاع دیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو تو وہ بھی ان کے پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔

ممنون ہوں گا

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۱۰؍اگست ۱۹۵۶ء بروز پنجشنبہ بعد نماز عصر الہ دین بلڈنگ سکندر آباد دکن میں مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ حیدر آباد نے عزیزی حمید اللہ ولد سیٹھ غلام حسین صاحب کا نکاح عزیزہ سعیدہ بیگم بنت احمد شریف صاحب شاکر بنگلوری کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ پانچصد روپیہ پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے مفید اور بابرکت بنا دے آمین۔

احقر غلام قادر شرق عفی عنہ سکندر آباد دکن

درخواستہائے دعا۔ میرے حریف مجھے بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں نیز میری اہلیہ بیمار ہے احباب جماعت دشمنوں کی نامرادی اور اہلیہ کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ سید یعقوب الرحمٰن لنگی

۱۔ میری صحت بالکل خراب ہو گئی ہے کمزوری دن بدن زیادہ ہوتی جا رہی ہے نیز میرا لڑکا نانیکا مُبیل محمد خان ملازم ملٹری پہلے دہلی میں تھا اب اکیاہ کیلئے بھیجا چلا گیا ہے اسکی صحت و تندرستی و بخیریت واپسی کیلئے درخواست دعا ہے۔ اسی طرح میرا دوسرا لڑکا ناصر احمد خان بھی ملٹری میں ملازم ہے۔ اس کی ترقی کیلئے بھی دوست دعا کریں۔ طالب دعا راجہ غلام محمد احمدی صدر جماعت احمدیہ مکہ ایمرپی کشمیر۔

فتنہ منافقین اور خلافتِ حقہ

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ اعلانات سے جماعت احمدیہ منافقوں کے موجودہ فتنہ سے پوری طرح سے آگاہ ہو چکی ہے۔ میرا ارادہ تھا کہ میں اسکے متعلق ایک مفصل مضمون لکھ کر الفضل میں شائع کراؤں تا دوستوں کو اس قسم کے فتنوں اور انکی نوعیت اور فتنہ پردازی کے طریق کار پر پوری طرح آگاہی ہو جائے مگر میری موجودہ بیماری نے مجھے اس کی طاقت نہیں دی۔ البتہ میں اس جگہ اس تار کا ترجمہ شائع کرنا مناسب سمجھتا ہوں جو چند دن ہوئے میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کی تھی اور جس کا ملاحظہ حضور کی طرف سے الفضل میں شائع کیا جا چکا ہے۔ مجھے اس تار کی اس لئے ضرورت پیش آئی تھی کہ بعض منافق صفت لوگوں نے میرے متعلق یہ افترا باندھا تھا کہ وہ نعوذ باللہ مجھے اپنے خطوں میں آئندہ خلافت کی پیشکش کرتے رہے ہیں۔ میرے دل کا حال تو خدا جانتا ہے۔ لیکن جو دوست میری طبیعت سے واقف ہیں وہ بھی کم از کم اس بات کی شہادت دے سکتے ہیں کہ میری فطرت طفیلی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کے مطابق واقع ہوئی ہے کہ:-

قل اجرّد نفسی من ضروب الخطاب

میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی طرح کبھی کسی مجلس تک میں آگے بڑھ کر بیٹھنے کی خواہش نہیں کی۔ چہ جائیکہ امامت یا خلافت کی تمنا میرے دل میں پیدا ہو۔ اور کسی خلیفہ کی زندگی میں تو آئندہ خلیفہ کا سوال اُٹھانا ہی ایک سراسر خلافِ اسلام اور شیطانی فعل ہے۔ جس کا ارتکاب صرف منافقوں اور سازشی ٹولہ کو ہی زیب دیتا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ خلافت ایک نہایت ہی بابرکت نظام ہے جو نبوت کے تتمہ یا تکملہ کے طور پر خدا تعالیٰ کے خاص تصرف سے قائم ہوتا ہے۔ اور گو خلیفہ کے انتخاب میں بظاہر زبان مومنوں کی چلتی ہے۔ مگر درحقیقت تقدیر خدا ہی کام کرتی ہے اور یقیناً:-

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

قرآن مجید نے بارہ جگہ پر خلافت کا ذکر کیا ہے۔ اور بلا استثناء ہر جگہ خلیفہ کے تقرر کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں کہ:-

"خدا تمہیں ایک قمیص پہنائے گا
اور منافق اسے اتارنا چاہیں گے
مگر تم ہرگز ہرگز اس کے اتارنے
پر راضی نہ ہونا"

اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت تو ایک غیر معمولی طور پر شاندار خلافت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے خاص وعدوں کے مطابق قائم ہوئی ہے بہرحال جو تار میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں چند دن ہوئے بھجوائی تھی اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ یہ تار میرے قلب کی صحیح آئینہ دار ہے میں نے تار میں لکھا تھا:

"الفضل کی اشاعت مورخہ ۳۰ ؍جولائی میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ رکھا یا اس کے جن ساتھیوں نے مجھے اس مضمون کے خطوط لکھے تھے جس میں مجھے آئندہ خلافت کی پیشکش کی گئی تھی۔ یہ ایک خطرناک افترا اور گندہ بہتان ہے مجھے کبھی ایسا کوئی خط نہیں ملا۔ اگر کوئی شخص مجھے ایسا کوئی خط لکھتا تو اسے میری طرف سے منہ توڑ جواب ملتا میرا ہمیشہ سے یہ ایمان رہا ہے جیسا کہ میں نے اپنے رسالہ "اسلامی خلافت کا صحیح نظریہ" میں دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ خلیفہ کا تقرر کلیۃً خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور صرف وہی شخص خلیفہ بن سکتا ہے جسے خدا اس منصب کے لئے پسند فرمائے۔ میں اس ناپاک اتہام سے ہاتھ دھوتا ہوں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ"

اس کے بعد مجھے کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں سوائے اس کے کہ اس جگہ اپنے مذکورہ بالا رسالہ کا آخری فقرہ درج کر دینا چاہتا ہوں جو میں نے اس رسالہ کے آخر میں لکھا تھا کہ:-

"خلافت حقیقتہً ایک بہت ہی بابرکت نظام ہے جو نبوت کے تتمہ کے طور پر خدا کی طرف سے قائم کیا جاتا ہے اور پھر تم اُس وقت خلافت کے [illegible]

منظوری عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہند

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران کی منظوری بہ تفصیل ذیل دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔

جماعت احمدیہ نیا گڑھ

۱۔ مرزا آدم بیگ صاحب۔ صدر و سیکرٹری
برائے جملہ صیغہ جات
بمقام نیا گڑھ ضلع پوری اڑیسہ۔
منظوری $\frac{4}{59}$۔۳۰ تک

جماعت احمدیہ پتاپریم

۱۔ سی۔ کے علوی صاحب۔ صدر و سیکرٹری
برائے جملہ صیغہ جات۔
Pathapiriyam via
Edanauma S. Malabar
مشروط منظوری چھ ماہ کے لئے ہے

جماعت احمدیہ کوٹار

۱۔ ایم۔ عبد القادر صاحب۔
صدر و سیکرٹری تعلیم
cloth Merchant
cape Road.
P.O. Kottar T.C.S
ایم۔ شیخ علی صاحب۔ سیکرٹری تبلیغ و مال
186 New Street
Kottar T.C.S
مشروط منظوری چھ ماہ کے لئے ہے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

بنگلور میں مبلغ کا تقرر

جماعت احمدیہ بنگلور کی درخواست پر مولوی محمد صادق صاحب ناقد مولوی فاضل کو بنگلور میں مبلغ مقرر کیا گیا ہے۔ وہ گذشتہ ہفتے مع اہل و عیال وہاں پہنچ چکے ہیں۔ احباب ان کی تبلیغی میدان میں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ بنگلور میں ان کا ایڈریس یہ ہوگا۔

C/O B.M. NISAR & CO P.O. BOX No 749
BANEALORE-2.

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

احمدیہ دار التبلیغ دھارواڑ

جملہ احباب جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ خدا کے فضل و کرم سے نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی طرف سے ایک نیا دار التبلیغ دھارواڑ میں کھولا گیا ہے۔ لہٰذا دوست مندرجہ ذیل پتہ پر خاکسار کے نام خط و کتابت کیا کریں۔ پہلی بار دار التبلیغ پہلی جگہ پر قائم ہے۔

Mubarik Ali I/C Ahmadiyya Muslim Mission
Boordaing DHARWAR (Karnatik)

جلسہ سالانہ پر
تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کا شوق اور اہلیت رکھتے ہوں۔ وہ مہربانی فرما کر اپنے ناموں سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ تا ان کے نام پروگرام میں شامل کر لئے جائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ہبلی کرناٹک۔

حفاظت مرکز کو عملی طور پر بجا لانیوالے دوست

درویش فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین کی طرف سے ماہ جولائی میں وصول شدہ رقوم کی فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

۱۔ مکرمہ صالحہ بیگم صاحبہ حیدر آباد ۲۵/-
۲۔ لجنہ اماء اللہ حیدر آباد ۵۸/۱۲/-
۳۔ مکرم میر کلیم اللہ صاحب شموگہ ۲۵/-
۴۔ " سید یعقوب الرحمن صاحب مونگھیر ۵/-
۵۔ " سید اختر احمد صاحب پٹنہ ۲/-
۶۔ " آئی محمد صاحب کنجو کرناگاپلی ۶/-
۷۔ " یوسف علی صاحب مونگھیر ۱/-
۸۔ " محمد اقبال صاحب بٹ لاہور ۱۰/-
۹۔ " نذیر احمد صاحب ڈار افریقہ ۶/۱۰/-
۱۰۔ " ڈاکٹر سعید احمد صاحب بے پور ۱۵/-
۱۱۔ " سید داؤد احمد صاحب مظفر پور ۵/-
۱۲۔ مکرم ایم عبد الستار صاحب دخاشاہ آباد ۱۵/-
۱۳۔ " عبد الکریم صاحب آسنور ۲/-
۱۴۔ " ماسٹر قمر علی احمد صاحب سنبلپور ۵/-
۱۵۔ " سی۔ کے عبد اللہ صاحب پینگاڈی ۵/-
۱۶۔ " سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آباد ۲۲/۸/-
۱۷۔ " تراب خان صاحب مدرس بنی ہائیٹنز ۲/-
۱۸۔ " احمد خان صاحب " ۱/-/-
۱۹۔ " فضل الرحمن صاحب چودوار ۵/-/-
۲۰۔ " محمد احمد صاحب خوری کلکتہ ۵/-/-
۲۱۔ " انیس الرحمان خان صاحب کیرنگ ۲/-
۲۲۔ " اہلیہ صاحبہ سخاوت علی خان صاحب " ۲/-

میزان کل ۔ ۲۵۲/۱۴/-

ایک عرصہ سے بذریعہ اخبار بدر اور نظارت ہذا کی طرف سے متعدد تحریکات درویش فنڈ احباب جماعت تک پہنچائی جاتی رہی ہیں۔ درویش فنڈ کی اہمیت حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اور حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے کئے ارشادات سے بھی احباب کو اطلاع دی جاتی رہی ہے۔

شروع شروع میں مخلصین جماعت نے تحریک درویش فنڈ میں حصہ لیتے ہوئے وعدے بھجوائے تھے۔ کہ باقاعدہ ماہ بماہ معینہ رقوم بھجواتے رہا کریں گے۔ ایک عرصہ تک ان کی طرف سے اپنے وعدوں کا باقاعدہ ایفاء بھی ہوتا چلا آیا۔ مگر اب کچھ عرصہ سے بعض دوستوں کی طرف سے پہلے کا سا جذبہ ظہور میں نہیں آرہا۔ اور انکی طرف سے کچھ تساہل واقع ہو رہا ہے۔ جس سے تحریک درویش فنڈ کی آمد میں بہت کمی واقع ہو رہی ہے۔ احباب جماعت درویشوں کی مالی پریشانیوں اور حفاظت مرکز کی غرض سے کما حقہ طور پر آگاہ ہوتے ہوئے بھی اس طرف توجہ دینی بند کر دیں۔ تو یہ طریق ایک فعال جماعت کے شایان شان نہیں کہلا سکتا۔ پس احباب جماعت اپنے حفاظت مرکز کے فرض کو بھی سمجھیں اور درویشوں کے حالات بھی تقاضا کرتے ہیں۔ کہ آپ اس تحریک میں باقاعدگی سے حصہ لیں اور وعدوں کی رقوم ماہ بماہ بھجواتے رہیں۔ اور اپنے حلقہ احباب میں بھی اس تحریک کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کرتے ہوئے اس میں حصہ لیتے رہنے کی تحریک کر کے اپنے فرض کی بجا آوری کا ثبوت دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ اللھم آمین۔ فقط۔

خاکسار ناظر بیت المال قادیان،

درخواست دعا

۱۔ اگرچہ جماعت احمدیہ ہبلی کے خلاف شروع سے ہی ایک منظم سازش کے ماتحت مختلف قسم کی اخلاق سوز حرکتیں مخالفین کی طرف سے جاری ہیں۔ مگر سید امیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر نے احمدیت قبول کرنے کے بعد مخالف مولوی اپنی ناکامی کا بدلہ عوام کو ہمارے خلاف بھڑکا کر لے رہے ہیں۔ چنانچہ چند روز قبل ہمارے ایک غریب احمدی کی دکان پر مالک مکان نے زبردستی قبضہ کر کے اسے دکان سے بیدخل کرنے کی کوشش کی۔ جس کے نتیجہ میں لوکل پولیس نے مجرمین کے خلاف مقدمہ رجسٹرڈ کر کے معاملہ کورٹ میں بھجوا دیا ہے۔ مجرمین شہر کے لیڈر طبقہ میں سے ہونے کی وجہ سے لوکل فضا پھر مکدر ہو گئی ہے۔ لہٰذا یہ دکان سلسلہ درویشان سے درخواست دعا ہے کہ وہ درد دل سے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے۔ جماعت احمدیہ ہبلی کے اکثر افراد بہت غریب ہیں اور اس کے ساتھ اس قسم کا ابتلاء اور بھی مزید ابتلاء کا باعث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا انجام بخیر کرے۔ خاکسار حضرت میاں منظور احمد

ماریشس کے دو احمدیوں کا مرکز احمدیت سے محبت کا اظہار

اور

درویشان قادیان کی طرف سے اُن کیلئے اجتماعی دعا

قادیان ۹ر اگست ۔ ماریشس کے دو احمدی دوستوں مکرم احمد حسین صاحب و مکرمی عبدالستار صاحب کی طرف سے ان کے لڑکوں نامر احمد و احمد شمشیر کی تقریب شادی خانہ آبادی پر محترم امیر جماعت احمدیہ قادیان کو درویشان قادیان سے خصوصی دعا کی درخواست کی گئی چنانچہ محترم مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل نے آج بعد نماز عصر مسجد مبارک میں درویشان قادیان سمیت اجتماعی دعا کی ۔ اللہ تعالیٰ ہر دو دوستوں کے بچوں کے اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب فضل و برکت بنائے ۔ آمین ۔ اس موقعہ پر درویشان کو مٹھائی کے لئے دونوں مخلصین نے تیس روپیہ کے قریب رقم بھی بھیجی جسے لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے باقاعدہ طور پر تقسیم کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

امتحان کتاب منصب خلافت

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ وہ دلپذیر تقریر ہے ۔ جو حضور نے ۱۲ر اپریل کو جماعت احمدیہ کے نمائندگان کے مجمع میں فرمائی ۔ اور جس میں منکرین خلافت کے اعتراضات کا رد کرتے ہوئے حضور نے خلافت کی ضرورت اور اہمیت کو قرآن کریم کی آیات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات اور تاریخ اسلام کی روشنی میں بادلائل ثابت کیا ہے ۔ ۵۶ صفحات کا یہ مختصر رسالہ ہے ۔ جس کا ۱۱ر نومبر کو امتحان ہوگا ۔ اس زمانہ میں جب منکرین خلافت نے پھر موعود خلافت کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کی ہیں اس رسالہ کا مطالعہ نہایت ضروری ہے ۔ سیکرٹریان تعلیم و تربیت اور مبلغین حضرات اپنی جماعت کے زیادہ سے زیادہ احباب کو اس امتحان میں شامل ہونے کی تحریک فرمادیں ۔ اور ان کی فہرست جلد از جلد نظارت ہذا میں بھجوا دیں ۔ یہ رسالہ ۲ر آنہ میں منیجر صاحب بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے طلب فرما دیں ۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

انٹرنیشنل چیلنجز آف اسلام مفت

پانچ روپے کی کتب خریدنے والے دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور کتاب چیلنجز آف اسلام قیمت ۱۲ حجم ۱۶۶ صفحات، دی جائے گی پوسٹ ۔ یہ رعایت صرف ۱۵ر ستمبر ۱۹۵۶ء تک ہوگی ۔

ملنے کا پتہ :- کراچی بک ڈپو ۸۲ گولی مار ۔ کراچی

خصوصیات قرآن (انگریزی)

ایک تبلیغی رسالہ

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی طرف سے تبلیغی انگریزی رسالہ Characteristics of Quranic Teachings حال ہی میں دیدہ زیب ٹائیٹل اور معزز ساز پر شائع کیا گیا ہے ۔ اس کا مضمون دیباچہ قرآن انگریزی مصنفہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے مقتبس ہے ۔ صفحات ۸۴ ہیں ۔ اسلامی تعلیم کی خصوصیات غیر مسلموں اور مسلمانوں کے سامنے پیش کرنے کے لئے بہت عمدہ ہے ۔ اس رسالہ میں اسماء حسنیٰ ۔ زندہ خدا نجات ۔ معجزات ۔ عبادت الٰہی ۔ اسلامی مساجد ۔ روزہ ۔ حج ۔ زکوٰۃ ۔ اسلامی معاشرہ طرز حکومت ۔ روح انسانی ۔ مسئلہ ارتقاء وغیرہ اہم مضامین پر بہت عمدہ رنگ میں روشنی ڈالی گئی ہے ۔

احباب اس رسالہ کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر لوگوں میں تقسیم کریں ۔ جو جماعتیں زیادہ تعداد میں منگوانا چاہیں وہ صرف ۳ آنہ فی نسخہ کے حساب سے نظارت دعوت و تبلیغ قادیان سے طلب کریں ۔

دورہ پروگرام پی ۔ احمد صاحب آنریری انسپکٹر بیت المال

علاقہ جنوبی ہند از ۸/۲۰ ۵۶ تا ۹/۷ ۵۶ ء

جملہ عہدیداران جماعتہائے مدراس ۔ مالابار ۔ ٹراونکور کوچین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ مکرم پی ۔ احمد صاحب آنریری انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ۲۰ر اگست تا سات ستمبر تک بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کریں گے ۔ آپ سے توقع کی جاتی ہے ۔ کہ آپ انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ اس سلسلہ میں پورا تعاون کرکے ممنون فرمائیں گے ۔

(ناظر بیت المال قادیان)

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی
1	Mangalore Manjeswar	20-8-56
2	Payangadi	21-8-56
3	Kannanore & Kasatali	22-8-56
4	Mercara	23-8-56
5	Tellicherry & Badagara	25-8-56
6	Calicut	26-8-56
7	Pathapiriyam	28-8-56
8	Karulai	28-8-56
9	Mannarghat	29-8-56
10	CHELAKARA	30-8-56
11	Karanagapalli	2-9-56
12	Kottar	4-9-56
13	Satankulam	5-9-56
14	Madras	7-9-56